(بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب قصد طبع نہ کریں)

وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ (پ ۲۸ ع ۴)

اور جو دے تم کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پس لے لو اس کو"

کتابِ زندگانی کے وہی اوراق رنگیں ہیں!
ترے حسنِ طرب افروز کی جن میں کہانی ہے

ثمراتُ الزکوٰۃ

اس رسالہ میں زکوٰۃ کے احکام و مسائل جناب سید المرسلین، رحمت للعالمین، اکرم الاولین والاخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر سے بیان کیے گئے ہیں تاکہ مسلمان ان پر عمل پیرا ہو کر فرضیت زکوٰۃ کی ذمہ داری سے کما ینبغی عہدہ برآ ہوں

www.KitaboSunnat.com
www.KitaboSunnat.com

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی

ناشر: مکتبہ کتاب و سنت۔ بازار دھاروال سیالکوٹ

طبع دوم

اپریل سنہ ۶۲

قیمت [redacted]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پردستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

(بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب تصدیق طبع نہ کریں)

وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (پ ۲۸ ع ۴)

اور جو دے تم کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پس لے لو اس کو

کتابِ زندگانی کے وہی اوراق رنگیں ہیں!
ترے حسنِ طرب افروز کی جن میں کہانی ہے

رسالہ الزکوٰۃ

اس رسالہ میں زکوٰۃ کے احکام و مسائل جناب سید المرسلین، رحمت للعالمین، اکرم الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر سے بیان کئے گئے ہیں تاکہ مسلمان ان پر عمل پیرا ہو کر فرضیت زکوٰۃ کی ذمہ داری سے کما ینبغی عہدہ برآ ہوں

از

www.KitaboSunnat.com

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی

ناشر مکتبہ کتاب و سنت۔ بازار دھاروال سیالکوٹ

طبع دوم

قیمت [redacted]

اپریل ۶۲

www.KitaboSunnat.com

درخشندہ سحر

ہفت روزہ "ایشیا" میں ایک مضمون "کیا انکم ٹیکس زکوٰۃ ہے" شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت انکم ٹیکس وصول کرتی ہے یہ زکوٰۃ ہے (بلکہ) خوش دلی سے ہر انفاق خدائی راہ میں عین زکوٰۃ ہے. اگرچہ یہ مضمون دلائل سے تہی دامن ہونے کی وجہ سے بے جان ہے تاہم اس خیال سے کہ بعض بھائی اسے پڑھ کر پھسل نہ جائیں، یہ رسالہ "ایتاء الزکوٰۃ" ہدیہ مژگان قارئین ہے۔

یہ پہلی نشانی ہے مردِ خدا کی !
کہ الفت ہو دل میں نہ انبیاؑ کی !

18516

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	کیا انکم ٹیکس زکوٰۃ ہے	۵	۱۵	ہر خیرات عین زکوٰۃ ہے	۱۹
۲	مولانا پھلواری کی پرویز سے ہم آہنگی	۵	۱۶	لا اکراہ فی الدین کی تفسیر بالرائے	۲۱
۳	مولانا پھلواری اور پرویز کی مخالفت حدیث	۸	۱۷	زکوٰۃ جبر و اکراہ سے وصول کرنے کا حکم	۲۳
۴	نص کے مقابلے میں رائے قیاس	۱۰	۱۸	مسلمان کو کھلی چھٹی نہیں دی جا سکتی	۲۶
۵	تبیین قرآن کا حق	۱۱			
۶	اہل ہوا کی کجروی	۱۲	۱۹	مسلمان خدا اور رسول کے سامنے مجبور ہے	۲۷
۷	کتنی دیدہ دلیری ہے	۱۲			
۸	حدیث میں دخل	۱۳	۲۰	خوشی دین کی ضد ہے	۲۸
۹	دین میں آوارگی	۱۳	۲۱	مسلمان بھائیوں سے خطاب	۳۰
۱۰	ٹیکس گذار دینے سے سر سے زکوٰۃ کا بوجھ نہیں اتر سکتا	۱۴	۲۲	علماء کو رب بنانا	۳۱
			۲۳	زکوٰۃ کا فرض ہونا	۳۳
۱۱	اسلامی حکومت اور فراہمی زکوٰۃ	۱۴	۲۴	زکوٰۃ کی فرضیت کے متعلق آیت	۳۴
۱۲	پھلواری صاحب کے ثقافتی بھائی	۱۵	۲۵	مال جمع کرنا جائز ہے	۳۵
۱۳	زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھنا	۱۶	۲۶	آدمی کا بہترین کنز	۳۵
۱۴	ماہوار یا ہفتہ وار زکوٰۃ	۱۹	۲۷	ترک زکوٰۃ کا عذاب	۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۸	زکوٰۃ کے متعلق جامع ارشاد	۳۷
۲۹	زکوٰۃ نہ دینے والے کو میدانِ محشر میں عذاب	۴۰
۳۰	زکوٰۃ نہ دینے والوں کا لرزہ خیز انجام	۴۱
۳۱	دامنِ رسالت مآب نہ چھوڑیں	۴۲
۳۲	سونے چاندی کا نصاب	۴۲
۳۳	حساب کی آسان صورت	۴۳
۳۴	نصاب سے کم وزن پر زکوٰۃ	۴۴
۳۵	اونٹوں کی زکوٰۃ	۴۴
۳۶	بکریوں کی زکوٰۃ	۴۵
۳۷	گائے کی زکوٰۃ	۴۵
۳۸	کھجوروں کی زکوٰۃ	۴۶
۳۹	شہد کی زکوٰۃ	۴۶
۴۰	پہنے ہوئے زیور پر زکوٰۃ	۴۶
۴۱	سونے کے کڑوں کی زکوٰۃ	۴۶
۴۲	گروہِ زناں زکوٰۃ دو	۴۷
۴۳	مال تجارت میں زکوٰۃ	۴۷
۴۴	مال و دولت کو راہِ خدا میں خرچ کرو	۴۷
۴۵	موت سے پہلے خیرات کرو	۵۰
۴۶	خیرات آخرت میں بھیجو	۵۱
۴۷	خیرات کرنے میں تاخیر نہ کرو	۵۱
۴۸	آگ سے بچو	۵۲
۴۹	سات آدمی خدا کے سایہ میں	۵۲
۵۰	رحمتِ عالم کا جذبۂ خیرات	۵۳
۵۱	دو فرشتوں کی دعا	۵۳
۵۲	صدقات حلالی کمائی سے قبول ہوتے ہیں	۵۴
۵۳	حلال کمائی کا چھوارہ ثواب میں پہاڑ سے بڑھ جاتا ہے	۵۵
۵۴	راہِ خدا میں جوڑا دینے کا ثواب	۵۶
۵۵	زکوٰۃ۔ صدقات۔ خیرات قبول ہونے کی شرط	۵۶
۵۶	زکوٰۃ فطر	۵۹
۵۷	زمانے کے تقاضے اسلام پر قربان	۶۰
۵۸	تو با زمانہ ستیز	۶۰
۵۹	زکوٰۃ کے مصارف	۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا انکم ٹیکس زکوٰۃ ہے

"ایشیا"[1] لاہور جلد ۔ شمارہ ۲۱ ص ۳ پر مولانا محمد جعفر صاحب پھلواری کی طرف سے ایک مضمون "کیا انکم ٹیکس زکوٰۃ ہے" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا لب لباب یہ ہے کہ حکومت پاکستان جو انکم ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اسے زکوٰۃ مان لینے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ موجودہ انکم ٹیکس زکوٰۃ ہی کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ انکم ٹیکس حکومت کو ادا کرتے ہیں۔ وہ قرآن کے فریضہ زکوٰۃ سے عہدہ برا ہو جاتے ہیں انہیں علیحدہ زکوٰۃ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وغیرہ

مولانا پھلواری کی پرویز[2] سے ہم آہنگی

مولانا محمد جعفر پھلواری | مشہور منکر حدیث

---

[1] ہم حیران ہیں کہ "ایشیا" ایسے اسلامی ہفت روزہ نے یہ مضمون کیسے چھاپ دیا جس سے بہت سے مسلمانوں کے بہک جانے کا اندیشہ ہے اور پھر اس مضمون پر اپنا کوئی ادارتی نوٹ نہیں لکھا۔ کیا اس سکوت کو رضا پر محمول کیا جائے۔ کہ "ایشیا" بھی مضمون نگار کا ہم نوا ہے؟

[2] پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ اگر احادیث دین کا جزو ہوتیں تو کیا رسول اللہ پر یہ فریضہ عائد نہیں ہوتا تھا۔ کہ وہ دین کے اس حصے کو بھی مستند طور پر مرتب کر کے امت کو دے جاتے (سلیم کے نام ص ۴۹) دین میں حجت کے طور پر وہ حدیث پیش نہیں کی جا سکتی۔ (مقام حدیث حصہ دوم ص ۱۶۸) معلوم ہوا پرویز صاحب یقیناً منکر حدیث ہیں۔ کیونکہ وہ حدیث کو دین نہیں مانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب پرویز کے ہم خیال معلوم ہوتے ہیں۔ در اصل یہ حضرات مل جل کر اسلام کا ایک نیا ایڈیشن تیار کرنا چاہتے ہیں جو عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔ چنانچہ زکوٰۃ کے متعلق غلام احمد صاحب پرویز لکھتے ہیں:

"زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی۔ اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے" (قرآنی فیصلے ص۲۵)

مولانا جعفر لکھتے ہیں:

"اب سوال اور بڑا اہم سوال یہ ہے کہ کوئی اسلامی حکومت جو انکم ٹیکس وصول کرتی ہے۔ وہ زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ ہم نے جہاں تک غور کیا ہے۔ اسے زکوٰۃ ماننے میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ موجودہ انکم ٹیکس زکوٰۃ ہی کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے"

(ایشیا جلد ۸ شمارہ ص۲۱)

دیکھ لیجئے۔ پرویز صاحب اور مولانا جعفر صاحب کے الفاظ ایک ہی ہیں۔ دونوں نے سنتِ مصطفےٰ اور حدیث ختم الانبیاء کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ پوری چودہ سو سال کی ساری امتِ محمدیہ کے اجماع کے برعکس — بلا دلیل رائے پیش کی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے

اَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلٰی اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقِیْسُوْنَ ... الامور ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برأيهم ۔ (مجمع الزوائد)

میری امت میں سب سے بڑا فتنہ وہ لوگ برپا کریں گے۔ جو امور دین میں (حدیث و سنت کے مقابلہ میں) رائے قیاس چلائیں گے۔"

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ امورِ دین رائے قیاس سے بتلانے والے امت میں فتنہ کھڑا کرنیوالے ہیں۔ اور پھر حدیث کے خلاف صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، ائمہ اربعہ، تمام امت اور تواتر کے خلاف ۔۔ رائے سے مسئلہ بتانا ضرور دین میں رخنہ اندازی کے مترادف ہے۔ دیکھیئے حضور انورؐ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیئے سونے اور چاندی کا نصاب مقرر کرتے ہیں۔ اور پھر اس نصاب کی شرح متعین فرماتے ہیں۔

وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لک مائتا درهم وحال علیها الحول ففیها خمسة دراهم و لیس لک شئ حتی یکون لک عشرون دینارا وحال علیها الحول ففیها نصف دینار فما زاد فبحساب ذالک ولیس فی مال زکوٰۃ حتی یحول علیه الحول ۔۔ (بلوغ المرام)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تیرے پاس دوسو درہم ہوں۔ (یعنی چاندی) اور ان پر ایک برس گزر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ تو ان میں سے پانچ درہم دینے واجب ہیں۔ (یعنی چالیسواں حصہ) اور تجھ پر کوئی چیز دینی لازم نہیں۔ یہاں تک کہ تیرے پاس بیس دینار ہوں (یعنی سونا) اور اس پر ایک برس گزر جائے۔ پس ان میں نصف دینار دینا واجب ہے۔ (یعنی چالیسواں حصہ) اور جو اس سے زیادہ ہو۔ تو اسی حساب (شرح) سے دینا چاہیئے۔ اور کسی مال میں زکوٰۃ (فرض) نہیں۔ جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔"

اس حدیث میں حضورِ انورؐ نے چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولہ مقرر کر دیا۔ اور اس کی شرح زکوٰۃ بھی چالیسواں حصہ بتا دی۔ جو اڑھائی روپیہ سینکڑہ بنتی ہے۔ ایسے ہی سونے کا نصاب بھی ساڑھے سات تولے فرمایا۔ اور زکوٰۃ چالیسواں حصہ یعنی سونا اور چاندی جب حدِ نصاب کو پہنچیں۔ اور ان پر سال گزر جائے۔ تو بازار کے نرخ کے مطابق ان کی قیمت لگا کر اڑھائی روپیہ سینکڑہ کی شرح سے زکوٰۃ ادا کر دو۔ یہ ہے قرآنی آیت اٰتوالزکوٰۃ کے حکم کی جزئی اور تشریح جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو بتائی ہے۔ جو امت پر واجب العمل اور حجت ہے۔ اور آج تک ساری امت اسی تبیینِ رسول پر متفق اور عامل ہے۔ لیکن پرویز صاحب اس کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں۔

* مولانا پھلواری اور پرویز کی مخالفتِ حدیث | قرآن نے زکوٰۃ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دے کر اس کی شرح و قیود کو غیر متعین چھوڑ دیا۔ تاکہ ہر زمانہ[1] کی اسلامی حکومت اپنی ضروریات کے مطابق اسے خود متعین کرتی رہے۔ قرونِ اولیٰ میں اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا۔ اس وقت یہی شرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے۔ کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے۔ تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔ (سلیم کے نام ص ۸۲/۸۳)

ملاحظہ فرمایا۔ آپ نے کہ پرویز صاحب منکرِ حدیث نے صاف کہا ہے۔ کہ اڑھائی فیصدی شرح اسی (صحابہؓ کے) وقت کیلئے تھی۔ آج اگر حکومت چاہے۔ تو بیس فیصدی کر سکتی ہے۔ یعنی ہمیشہ کے لئے شرح اڑھائی فیصدی نہیں ہے۔ ہر زمانے میں زمانے کے تقاضے کے مطابق تبدیل کی جا سکتی ہے۔ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بدل دیا ہے۔ پرویز صاحب کے "ثقافتی" بھائی مولانا پھلواری بھی یہی کہتے ہیں۔

---

[1] اسلام کو آئے ہوئے پونے چودہ سو سال ہو گئے ہیں۔ اتنے عرصہ میں کسی اسلامی حکومت نے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی شرح زکوٰۃ کو ہرگز نہیں بدلا۔ کیونکہ کسی جماعت یا مرکزِ ملت کو تبیینِ رسول کے ردوبدل کا اختیار ہی نہیں ہے۔ پھر پرویز صاحب یا پھلواری صاحب کسی دلیل سے کہہ سکتے ہیں کہ ہر زمانے کی اسلامی حکومت شرح زکوٰۃ کو بدل سکتی ہے۔ اور حکومت کا انکم ٹیکس زکوٰۃ ہے؟ یہ محض سینہ زوری ہے۔! ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ قرآن نے زکوٰۃ کا حکم تو دیا ہے۔ لیکن نصاب اور دوسری شرائط کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ تمام تفصیلات یا تو احادیث میں ہیں۔ یا ان احادیث سے فقہاء نے استنباط و قیاس کیا ہے۔ عام طور پر ہمارے فقہاء ان تفصیلات کو غیر متغیر سمجھتے ہیں۔ اور ان کا جوں کا توں باقی رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ تمام تفصیلات مخصوص دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ قرآن نے جس چیز کو کھلا کھا ہے۔ اس کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ وہ تغیر پذیر ہے اور بضرورت اس میں حک و اضافہ ہو سکتا ہے۔

("ایشیا" جلد ۲۰ شمارہ ۲۱)

دیکھا مولانا پھلواری بھی پرویز صاحب کی طرح یہ بات ذہن نشین کرا رہے ہیں۔ کہ زکوٰۃ کا نصاب اور شرح وغیرہ تغیر پذیر ہیں۔ بوقت ضرورت ان میں کانٹ چھانٹ، کمی بیشی وغیرہ ہو سکتی ہے۔ پرویز صاحب اور مولانا پھلواری دونوں ہم آہنگ ہیں۔ اور ایک ہی سمت جا رہے ہیں۔ دونوں زکوٰۃ کی شرح کے ردّ و بدل کے قائل ہیں۔ اور دونوں ہی حکومت کے انکم ٹیکس کو زکوٰۃ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن یہ سب ان کے منہ کی باتیں ہیں بے دلیل ہیں۔ ان کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔ دونوں رسول خدا کی حدیث کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔

نص کے مقابلے میں رائے قیاس

مولانا پھلواری کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ تمام تفصیلات (زکوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاب اور اس کی شرح وغیرہ ، مخصوص دور (دورِ صحابہؓ) سے تعلق رکھتی ہیں "

ہم پوچھتے ہیں کہ یہ مولانا پھلواری کون ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ تمام تفصیلات مخصوص دور سے تعلق رکھتی ہیں ان کو یہ اختیار کہاں سے حاصل ہوا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں ، سنتوں ، اور خدا کی وحی کے ساتھ مقرر کردہ جزئیاتِ قرآن اور تشریحاتِ فرقان کو تبدیل کریں۔ ان کو مخصوص دور کے ساتھ مختص کریں۔ اور ہر ہر دور میں انہیں کو اختیار دیں ، کہ وہ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق قرآنی احکام و فرائض کی تشریح کریں۔ خدا نے تو قرآن میں فرمایا ہے :-

وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ (پ ۱۴ ع ۱۲)

" اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہے۔ تاکہ جو احکام لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ان کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تم ان کو اچھی طرح سمجھا دو "

تبیینِ قرآن کا حق

اس آیت میں خدا نے نزول قرآن کی یہ علت بیان کی ہے۔ کہ قرآن لوگوں کو صاحبِ قرآن یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھائیں۔ " اٰتوا الزکوٰۃ " کی تشریح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کریں۔ زکوٰۃ کا نصاب اور شرح حضرت والی بطحاءؐ فرمائیں۔ اور پھر اس تشریح اور تبیین کو تمام امت " تا قیامت " قبول کرے۔ اور اس پر عمل کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ہوا کی کج روی

لیکن افسوس آج ایسے اہل ہوا پیدا ہوگئے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ قرآن کی تشریح جو رحمت عالم نے فرمائی ہے۔ وہ صرف ان کی زندگی تک کے لئے تھی۔ ان کی زندگی کے بعد ہر زمانے کے مرکز ملت اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق خود قرآنی احکام و فرائض کی تشریح کر کے شریعت بنائیں۔ اور اس خود ساختہ شریعت پر لوگوں کو چلائیں۔ افسوس مولانا پھلواری نے جماعت اسلامی سے نکل کر کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ نمک کی کان میں جاکر نمک ہو گئے۔

کتنی دیدہ دلیری ہے

تمام کتب حدیث اور کتب فقہ میں زکوٰۃ کی تشریح جو حضورؐ نے فرمائی۔ موجود ہے۔ اور ساڑھے تیرہ سو سال سے ساری امت اسے اپنائے ہوئے ہے۔ اور آج تک روئے زمین کے مسلمان اس پر عامل ہیں۔ لیکن یہ کہنا کتنی دیدہ دلیری ہے کہ یہ ساری تشریح رسول۔ تمام ارشادات پیغمبر ان کے مخصوص دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ہمارے لئے نہیں ہیں۔ یوں ہی کیوں نہیں کہہ دیتے۔ حضور ہمارے لئے (نعوذ باللہ) رسول نہیں ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جب حضرت انورؐ کی تبیین قرآن، اور تفصیلات فرقان انکی حیات اقدس کے مخصوص دور تک تھیں۔ آپ کی وفات کے ساتھ وہ سب تفصیلات منسوخ ہو گئیں۔ احادیث واجب العمل نہیں رہیں۔ تو پھر ایمان بالرسالت کس چیز کا نام ہے؟ حضورؐ کی رسالت کو ماننے کے کیا معنی ہیں؟ قرآن کی تشریح رسول کو مخصوص دور سے متعلق بتانیوالو! نبیین مصطفےٰ پر خط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیغ کھینچنے والو — کس منہ سے حضورؐ کی رسالت کا کلمہ پڑھتے ہو اور رسالت کا دنام کس طرح ثابت کر سکتے ہو؟ چراغ نبیین کو گل کرکے اَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (LED THEIR PEOPLE TO THE ABODE OF DESTRUCTION) — کا مصداق نہ بنو۔

حدیث میں دخل رحمت عالمؐ کی صحیح مرفوع احادیث کے سامنے کہنا ہمارے نزدیک یہ تفصیلات (حدیثیں) مخصوص دور اجیات رسول) سے تعلق رکھتی ہیں" (ہمارے دور سے تعلق نہیں رکھتیں۔حضورؐ کے ارشادات ہمارے لئے نہیں ہیں) یہ کجروی ہے۔خدا ایسی کجروی کے متعلق فرماتا ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ — مجھے میری ربوبیت کی قسم۔ (میرے حبیبؐ! تیرے فیصلے ،تیرے ارشادات تیری تفصیلات کو خندہ پیشانی سے قبول نہ کرنے والے) مسلمان نہیں ہیں" غور فرمائیں۔کہ قرآن مجید میں یہ خدا فرما رہا ہے — کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات ، جزئیات، تشریحات کو سن کر جو بخوشی تمام قبول نہ کرے۔ خندہ پیشانی اور دل کی کشادگی سے بجا نہ لائے۔ لَا يُؤْمِنُونَ — وہ ایمان دار مسلمان نہیں ہیں۔ اور جو کہے۔کہ حضورؐ نے جو زکوٰۃ کا نصاب اور اس کی شرح اڑھائی فی صدی مقرر فرمائی تھی۔ یہ مخصوص دور کے لئے تھی۔ ہمارے لئے نہیں ہے۔ وہ شخص کتنا کجرو — اور عامۃ المسلمین کو بے راہ کرنے والا ہے۔

دین میں آوارگی یاد رہے کہ اجتہاد وہ ہوتا ہے۔کہ کوئی ایسی بات پیش آجائے جو صراحت کے ساتھ آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث سے نہ مل سکے۔ تو پھر مجتہد خدا داد بصیرت سے آیت یا حدیث کو مقیس علیہ بناکر پیش آمدہ مسئلہ استنباط کرتا ہے۔ اور استنباط کردہ مسئلہ کی کتاب و سنت سے نظیر لاتا ہے۔ ایسا کرنا درست ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کی موجودگی میں ان کے برعکس کہنا "ہمارے نزدیک" یوں ہے۔ یقیناً دجل اور الحاد ہے۔

ٹیکس گزار کے سر سے زکوٰۃ کا بوجھ نہیں اتر سکتا

حکومت کا انکم ٹیکس تو آمدن پر ہوتا ہے۔ اور اس کی شرح بھی حکومت نے اپنی ضروریات کے پیش نظر خود تجویز کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت لوگوں کے زیورات، نقدی، غلہ اور مویشی وغیرہ سے کوئی کچھ نہیں لیتی۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقدی مال تجارت، چاندی، سونا، غلہ، اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، دنبہ، جنیں وغیرہ میں مقرر شرح سے زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ پھر جو شخص کہتا ہے۔ کہ حکومت کا انکم ٹیکس زکوٰۃ ہے۔ کیا ٹیکس دینے سے خدا کے رسولؐ کے حکم کے مطابق مذکورہ چیزوں کی زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے؟ تو پھر یاد رکھیں۔ کہ حکومت کے انکم ٹیکس کی ادائیگی کو شرعی زکوٰۃ کی ادائیگی قرار دینا صریحاً۔ مداخلت فی الدین ہے۔ ٹیکس گزار کے سر سے قرآنی زکوٰۃ کا بوجھ ہرگز نہیں اتر سکتا۔ ہم نے کلمہ حق سنا دیا ہے۔ اور حجت پوری کر دی ہے۔

اسلامی حکومت اور فراہمی زکوٰۃ بیشک زکوٰۃ اکٹھی کرنا اور اسے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے بیان کردہ مصارف پر خرچ کرنا اسلامی حکومت کا کام ہے۔ جو کتاب و سنت پر مشتمل دستور اور شرعی حدیں نافذ کرے۔ حضور حضورؐ کے فرمان کے مطابق سب مذکورہ چیزوں سے جو نصاب کی حد کو پہنچی ہوں۔ بہ شرح حدیث زکوٰۃ اکھٹی کرے۔ اور قرآنی مدوں پر صرف کرے۔ ہاں اگر زکوٰۃ سے حکومت کے تقاضے پورے نہ ہوں تو پھر حکومت انکم ٹیکس یا اور کسی قسم کا ٹیکس بھی لے سکتی ہے۔ جو عوام کو بخوشی ادا کرنا چاہیئے۔ کہ ملک اور قوم کی فلاح و بہبود اور ترقی و خوشحالی ضروری ہے۔ اس کے سوا بھی اسلامی حکومت کی معروف میں تابعداری اور وفاداری لازم ہے۔

پھلواری صاحب کا ثقافتی بھائی

مولانا پھلواری اپنے "ثقافتی" بھائی منکرین حدیث کے ہیرو پرویز صاحب سے ہم آہنگ ہوکر کہتے ہیں۔ قرآن نے جس چیز کو کھلا رکھا ہے۔ اس کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ وہ تغیر پذیر ہے اور بقدر دست اس میں حک و اضافہ ہو سکتا ہے۔

مولانا کا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن نے 'اتوا الزکوٰۃ (زکوٰۃ دو) کہہ کر زکوٰۃ کو کھلا رکھا ہے۔ اور اس میں تغیر اور کانٹ چھانٹ کی اجازت دے دی ہے۔ یعنی خدا نے خود نہ زکوٰۃ کی چیزوں کو بتایا ہے۔ نہ ان کا نصاب مقرر کیا ہے۔ نہ شرح بتائی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ مولانا پھلواری کہیں۔ ہمارے نزدیک انکم ٹیکس زکوٰۃ کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ اسے زکوٰۃ مان لینے میں کوئی شرعی قباحت نہیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـــ جن پر آیت اٰتوا الزکوٰۃ اتری - اس آیت کی تشریح جو حضور نے فرمائی۔ زکوٰۃ جن چیزوں پر لاگو ہے۔ وہ چیزیں بتائیں۔ اُن کا نصاب اور شرح زکوٰۃ مقرر کی ـــ ان تمام ارشاداتِ خیرالانام صلے اللہ علیہ وسلم کو دانستہ مسترد کرکے ـــ انکم ٹیکس کو زکوٰۃ قرار دیتے ہیں مولانا پھلواری کہتے ہیں۔ کوئی شرعی قباحت نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے شرع، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی۔ اس شرع کا استیصال کرکے پھلواری صاحب کہتے ہیں۔ اس (استیصال) میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے

بدلے چکا ہے بدلتا ہے اور بدلے گا
بہت سے رنگ یہ چرخ سبزہ کار ابھی

زکوٰۃ کو کھلا سمجھنا

قرآن نے زکوٰۃ کو کھلا رکھنے کے علاوہ صلوٰۃ کو بھی کھلا رکھا ہے۔ اگر مولانا پھلواری زکوٰۃ کو کھلا سمجھ کر اسے تغیر پذیر قرار دیتے ہیں۔ اپنی مرضی سے اس میں ردّ و بدل کرنا جائز جانتے ہیں۔ تو وہ صلوٰۃ کو بھی ضرور تغیر پذیر مان کر اس میں بھی ردّ و بدل کریں۔ رات دن میں تین نمازیں قرار دیں۔ دو یا صرف ایک ہی پڑھیں۔ اس کی صورت اور ہیئت جو چاہیں بنا دیں۔ یا صلوٰۃ کے لغوی معنوں میں کوئی ایک معنی لے کر تیرہ سو سالہ نماز کے برعکس کوئی انوکھی اور جدید طرز کی

لہ قرآن نے زکوٰۃ کو کھلا رکھا ہے۔ اور نہ دوسرے فرائض کو۔ اس نے یہ فرائض (باقی حاشیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جاری کریں۔ صوم، حج، اور قربانی کے کھلا ہونے کو اتنی وسعت دیں کر پونے چودہ سو سالہ امت محمدیہ کا اجماع محو حیرت ہوکر رہ جائے در اصل اس کھلا ہونے کے خیال میں "کھلی چھٹی" کا راز پنہاں ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آزاد ہو جاؤ۔ آپ کے اقوال و افعال اور اسوۂ حسنہ سے بے نیاز ہوکر قرآن کو جس طرح چاہو استعمال کرو۔ زکوٰۃ کو کھلا رکھنا، صلوٰۃ کو کھلا رکھنا۔ حج، صوم، قربانی، نکاح، وغیرہ کو کھلا رکھنے کے مفروضے گھڑ کر دین میں انتشار پھیلانا ہے۔ زکوٰۃ کو کھلا رکھنا کہہ کر، قابلِ زکوٰۃ اموال

(بقیہ ص۱۶) بتاکر حکم دیا ہے۔ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔ اور (قرآنی احکام وفرائض پر عمل کرنے کا) جو (طریقہ) تم کو رسول دیں پکڑ لو اس کو۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ البتہ تحقیق رسول اللہ (کی زندگی) میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے؛ یعنی رسول کے قول اور فعل سے قرآن پر عمل کرنے کا طریقہ سیکھو۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ اطاعت رسول میں اللہ کی حکم برداری ہے ــــ ان آیات سے ثابت ہوا۔ کہ زکوٰۃ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ اور دیگر احکام پر طریقہ رسول کے مطابق عمل کرنے کا حکم ہے۔ خدا نے امت کو اطاعت رسول کی نکیل ڈال دی ہے کوئی شخص اپنی مرضی سے قرآن پر عمل نہیں کرسکتا۔ ایسا مرضی کا عمل خدا قبول نہیں کرے گا۔ چنانچہ فرمایا۔ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔ (خدا کی اطاعت میں) رسول کی تابعداری کرو۔ اور (غیر مسنون طریق سے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرلو۔" پس زکوٰۃ کو کھلا سمجھنا اور تغیر پذیر کہنا کج روی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اموال و اجناس اور ان پر سال کا گزرنا۔ اس کے نصاب اور شرح کا انکار کرنا۔ اور اپنی مرضی سے ان مسنون احکام میں ردّ و بدل کرنا تلعب بالقرآن ہے۔ اور ہر کس و ناکس کو اس امر کی اجازت دینا ہے کہ وہ بھی قرآنی آیات پر کھلا رکھنے کا لیبل لگا کر جس "قیمت" پر چاہے بیچ ڈالے۔ مثلاً خدا نے فرمایا ہے۔ فَانْكِحُوا۔ پس نکاح کرو۔ اب نکاح کو بھی (بقول مولانا پھلواری) قرآن نے کھلا رکھا ہے۔ اس کھلا رکھنے کی بنا پر اگر لڑکی صبح کالج جائے۔ اور شام کو خاوند لیکر گھر آجائے۔ اور کہے کہ خدا نے نکاح کو کھلا رکھا ہے۔ اور کھلا رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ عورت مرد ایک دوسرے کو پسند کر کے باہم ازدواجی زندگی گزارنے کا عہد لیں۔ تو یہی نکاح ہے۔ میں نے اپنے کلاس فیلو کو پسند کر لیا ہے اور اس نے مجھے۔ پھر ہم دونوں نے میاں بیوی بنکر زندگی گزارنے کا اقرار کر لیا ہے۔ پس ہمارا نکاح ہو گیا ہے۔ زکوٰۃ کو کھلا رکھنے کے مخترعین کے نزدیک یہ نکاح بالکل[1] درست ہوگا حالانکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ۔ (مشکوٰۃ) کے مطابق یہ نکاح باطل ہے۔ قارئین کرام! جسطرح آپ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ لڑکی کالج گئی ہو۔ اور شام کو اپنی مرضی سے خاوند لے کے گھر آجائے۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی برداشت نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ کے کھلا ہونے کا یہ مطلب لیا جائے۔ کہ حضورؐ کے مقرر کردہ قابلِ زکوٰۃ اموال و اجناس، ان کے نصاب، اور شرحوں کو ٹھکرا کر اپنی مرضی سے انکم ٹیکس کو زکوٰۃ قرار دے کر قرآن کے فریضۂ زکوٰۃ سے خود کو سبکدوش سمجھ لیں۔

---

[1] بغیر ولی کے نکاح نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہوار اور ہفتہ وار زکوٰۃ

زکوٰۃ سال کے سال حضرت انورؐ اکٹھی کراتے تھے۔ اور ساری امت اس پر متفق ہے۔ لیکن پھلواری صاحب زکوٰۃ کا یوں مذاق اڑاتے ہیں۔

"اگر پہلے (حضورؐ کے وقت) سالانہ زکوٰۃ لی جاتی تھی۔ تو اب ماہوار اور بعض جگہ ہفتہ وار بھی زکوٰۃ وصول کی جا سکتی ہے"

("ایشیا" لاہور جلد ۵ شمارہ ۲۱ صہ ۲)

کبھی آپ نے زکوٰۃ ماہوار یا ہفتہ وار بھی سنی ہے؟ — نہیں — تو اب سن لیں۔ کہ پھلواری صاحب ماہوار اور ہفتہ وار زکوٰۃ بھی مقرر کر رہے ہیں۔ دیکھا۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ یہ تلعب بالدین نہیں تو اور کیا ہے۔ دامنِ رسول چھوڑا۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے۔ خدا ہر مسلمان کو مذہبی آوارگی سے بچائے۔

ہر خیرات عین زکوٰۃ ہے

اوپر آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ مولانا پھلواری انکم ٹیکس کو زکوٰۃ قرار دیتے ہیں — پھر آپ نے یہ بھی پڑھا ہے۔ کہ زکوٰۃ ماہوار یا ہفتہ وار بھی ہے۔ اب آپ حیران ہوں گے۔ کہ پھلواری صاحب ہر اس خیرات کو بھی زکوٰۃ کہتے ہیں۔ جو خوشی سے دی جائے۔

"اگر زکوٰۃ بے دلی کے ساتھ ادا کی جائے۔ تو وہ لفظاً زکوٰۃ ہوگی۔ معناً نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی انفاق (خیرات) بھی خوش دلی کے ساتھ جائز راستے میں کیا جائے۔ تو وہ عین زکوٰۃ ہوگی۔ خواہ فقہی اصطلاح میں اسے زکوٰۃ نہ کہا جائے۔

("ایشیا" حوالہ مذکور)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے۔ اب بالکل چھٹی ہوئی۔ جو انفاق، خیرات بھی آپ خوش دلی سے کریں گے۔ وہ عین زکوٰۃ ہے۔ مسجد کی تعمیر میں سو روپیہ دے دیا۔ زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ کسی ہسپتال میں پچاس روپے دے دیئے۔ زکوٰۃ ہو گئی۔ کسی غریب ہمسایہ کو ایک بوری گندم خرید دی۔ زکوٰۃ کا فریضہ پورا ہوگیا۔ کسی یتیم کو کچھ جوڑے دیئے۔ زکوٰۃ دی گئی۔ کسی لکھ پتی نے راستے میں پانی کا پمپ لگوا دیا۔ زکوٰۃ کا بوجھ اتر گیا۔ کسی مِل اونر (کارخانہ دار) نے موتیا بند کے مریض کا اپریشن کرا دیا۔ وہ زکوٰۃ ادا کر چکا۔ کوئی مسافر مر گیا۔ ایک سوداگر نے خوشدلی سے اس کی تجہیز و تکفین کر دی۔ سوداگر کے سر سے زکوٰۃ کا بار اتر گیا۔ کسی علاقہ میں سیلاب آیا۔ وہاں کے لوگوں کے لئے چندہ شروع ہوا۔ صاحب نصاب لوگوں نے خوشدلی سے چندہ دیا۔ ان سب کی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ کیونکہ پھلواری صاحب کہتے ہیں کہ کوئی انفاق بھی خوش دلی کے ساتھ جائز راستے میں کیا جائے۔ وہ عین زکوٰۃ ہوگی۔ مذکورہ سب انفاق خوشدلی کے ساتھ جائز راستے میں کئے گئے ہیں۔ پس وہ سب عین زکوٰۃ ہیں۔ لفظ عین ہر قسم کے شک و شبہ کو دور کر رہا ہے۔ یعنی ان تمام انفاقوں کے بالکل زکوٰۃ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ مالداروں۔ کارخانہ داروں۔ سوداگروں، امیروں، دولتمندوں اور تمام صاحب نصاب لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مولانا پھلواری کو انعام دیں۔ کہ انہوں نے زکوٰۃ کو کھلا قرار دے کر سب کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ کہ انکم ٹیکس والے اپنے ٹیکس کی ادائیگی کو زکوٰۃ قرار دے لیں۔ اور جو انکم ٹیکس نہیں دیتے ہیں۔ ویسے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نصاب ہیں۔ وہ جائز راستے میں خوشدلی سے جو بھی خرچ کریں گے۔ وہ عین زکوٰۃ ہوگی۔ افسوس ساری امت میں مولانا پھلواری ایسا کوئی عالم آج تک نہیں ہوا ہے۔ جس نے خدائے واحد و قہار سے بیخوفی قرآن سے تلعب اور اجماع امت کے استرداد پر یہ ایسی جسارت کمر باندھی ہو سے

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے!
فقیہہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ کی تفسیر بالرائے

قرآن نے کہا ہے۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ۔ کہ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ یعنی جبرو اکراہ سے کسی کو مسلمان نہیں بنانا چاہیئے۔ اسلام کو تلوار کے زور سے نہیں پھیلانا چاہیئے۔ بلکہ اسلام کی اچھائیاں خوبیاں، اور اس کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم پیش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اہلِ گرویدہ ہوکر بخوشی اسلام کو قبول کریں۔ تمام تفاسیر میں آئیہ مذکور کے یہی معنی لکھے ہیں۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ۔ یعنی لَا إِكْرَاهَ فِي (ر) لا دخال فی الدِّينِ، یعنی دین میں داخل کرنے، مسلمان بنانے میں زبردستی نہیں ہے۔ مولانا شاہ عبدالقادر دہلویؒ بھی موضح القرآن میں یہی لکھتے ہیں۔ زور نہیں ہے دین میں یعنی کسی کو زور (جبرو اکراہ) سے مسلمان کرنا ضروری نہیں۔

لیکن مولانا پھلواری آیت مذکور کی تفسیر اپنی رائے سے یوں کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کے منصوص طریق کو مٹانے کے لئے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ کی یوں بلیک میل کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ایک خوشی کا سودا ہے!"
("ایشیا" بحوالہ مذکور)

کفار کے لئے اسلام تو خوش دلی کا سودا ہے۔ لیکن مسلمان کے لئے زکوٰۃ کو خوشدلی کا سودا قرار دینا۔ اور کہنا کہ لا اکراہ فی الدین۔ زکوٰۃ کے لئے جبر و اکراہ نہیں ہے۔ یہ یقیناً تفسیر بالرائے اور کجروی ہے۔ مداخلت فی الدین ہے۔ امت کے اجماع کے خلاف ہے۔ پرویزی شوشے اور ثقافتی اختراعیں[1] ہیں۔

لا اکراہ فی الدین کا مطلب یہ (دین) ایک خوشی کا سودا ہے۔ لکھ کر ۔۔۔ اس تمہید کے بعد فرماتے ہیں۔ اگر زکوٰۃ بیدلی کے ساتھ ادا کی جائے۔ تو لفظاً زکوٰۃ ہوگی۔ معناً زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی انفاق بھی خوشدلی کے ساتھ جائز راستے میں کیا جائے تو وہ عین زکوٰۃ ہوگی۔ خواہ فقہی اصطلاح میں اسے زکوٰۃ نہ کہا جائے!

---

[1] مولانا پھلوری کے کیا کہنے ہیں۔ وہ تو قرآن اور حدیث کو موڑ توڑ کر زمانے کے تقاضوں کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ صرف مسئلہ زکوٰۃ میں رد و بدل، ترمیم اور تلین نہیں کی۔ وہ تو موسیقی کے جواز پر ایک پمفلٹ لکھ کر لاہور میں عورتوں اور مردوں کی مخلوط مجلس موسیقی میں تقسیم کر چکے ہیں۔ اور موسیقی کے متعلق آپ جانتے ہیں۔ کہ اس میں باجا گاجا، طبلہ سرنگی، ہارمونیم، بنسری، گانا بجانا، رقص و سرود، سینما وغیرہ سب کچھ ہی شامل ہے۔ موسیقی بھی اس زمانہ کے تقاضوں میں سے ہے۔ جو مولانا پھلواری نے جائز کر دی ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا مولانا پھلواری نے آیت کا کتنا غلط مفہوم بیان کیا ہے الفاظ آیت کے یہیں ہیں۔ معنوی تحریف کر ڈالی ہے۔ ساری امت میں کسی نے آیۂ مذکور کو اس مطلب کا عنوان نہیں بنایا۔ کہ جو انفاق بھی خوش دلی کے ساتھ جائز راستے میں کیا جائے وہ عین زکوٰۃ ہے۔ اور بے دلی کے ساتھ دی گئی زکوٰۃ، زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس الحاد سے مسلمانوں کو خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ قرآن کے ساتھ سینہ زوری اور حدیثِ نبویؐ سے بے اعتنائی برتنے والے خودسر علماء مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ ہیں۔ اس نازک دور میں بغیر فرمانِ نبوی کے کسی کی بے دلیل بات نہ مانیں۔ اور بے دلیل بھی ایسی کہ جو احادیثِ خیرالورٰے کے خلاف اور اجماع امت کیلئے چیلنج ہو۔

زکوٰۃ جبر و اکراہ سے وصول کرنے کا حکم

مولانا پھلواری خواہ مخواہ جبر و اکراہ کو زکوٰۃ پر چسپاں کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ تو بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔ کہ میں ان کافروں سے زکوٰۃ تلوار کے زور سے لوں گا۔ ان سے جہاد و قتال کروں گا۔ اسوقت تک کہ جو کچھ حضورؐ کے وقت دیا کرتے تھے۔ ادا کریں۔ جیسا کہ بخاری مسلم کی حدیث میں سارا واقعہ آیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ. وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ - فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ - (متفق علیہ)

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اور ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، تو عرب سے کچھ لوگ کافر ہوگئے۔ (یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے ان کو کافر کہا۔ اور ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا) حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو کہا کس طرح لڑتے ہو تم (مسلمان) لوگوں سے اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں (کافر) لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ! (یعنی مسلمان ہو جائیں) پھر جس نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ بچایا اس نے مجھ سے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے۔ اور حساب اس کا اللہ پر ہے۔ پھر کہا ابوبکرؓ نے (حضرت عمرؓ کو) قسم ہے اللہ کی البتہ لڑوں گا میں اس شخص سے جو فرق کرے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے۔ اس لئے کہ بیشک زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ (جس طرح نماز نفس کا حق ہے) قسم ہے اللہ کی اگر نہ دیں گے (منکرین زکوٰۃ) مجھ کو بچہ بکری کا جو ادا کرتے تھے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو لڑوں گا، میں ان سے اس کے نہ دینے پر کہا عمرؓ نے قسم ہے اللہ کی نہ تھا وہ مگر جانا میں نے یہ کہ اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا (لڑائی کے لئے)

له کافروں سے لڑنے کا حکم اس صورت میں ہے۔ کہ جب وہ جارحانہ قدم اٹھائیں تو ان سے مدافعانہ لڑا جائے۔ اب یہ لڑائی اس وقت جاری رہے گی۔ کہ یہ یا تو وہ اسلام کو قبول کریں۔ اور یا ذمی بن کر رہنے کا اقرار کریں۔ اس صورت قتال کے علاوہ یہ حکم ہرگز نہیں ہے کہ ان کو تلوار کے زور سے مسلمان بناؤ۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا یہی مطلب ہے

له اس سے معلوم ہوا۔ کہ جو مسلمان ہو کر دائرہ اسلام میں آ گئے ہیں۔ قانون اسلامی کو مان کر وفاداری کا اعلان کر چکے ہیں۔ پھر اگر وہ قانون کے خلاف کریں گے۔ تو ان پر سختی کی جائے گی۔ زانی کے لئے سنگساری یا سو دُرّے ہوں گے۔ چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جانا ہیں نے کہ وہ (لڑنا منکرینِ زکوٰۃ سے) حق ہے۔"

مسلمان کو کھلی چھٹی نہیں دی جا سکتی

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہزاروں صحابہؓ کے سامنے زکوٰۃ کے منکروں سے لڑنے کا اعلان کرنا اور سب صحابہؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسے حق اور درست تسلیم کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان کو قانون شکنی کی اجازت نہیں ہے۔ اور یہ کہ لا اکراہ فی الدین غیر مسلموں کے ادخال فی الدین کے بارے میں ہے۔ مسلمان کو کھلی چھٹی نہیں دی جا سکتی۔ کہ قانون کی وفاداری کا اعلان کرکے پھر قانون (اسلام) سے بغاوت کرے۔ آج اگر صحیح معنوں میں اسلامی حکومت (شرعی حدوں کو نافذ کرنیوالی) ہوتی۔ تو مولانا پھلواری کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ زکوٰۃ کی شکل اور اس کے احکام کو بگاڑ رہے ہیں۔ کہیں زکوٰۃ کو ماہوار کہتے ہیں۔ کہیں ہفتہ وار، کہیں ہر انفاق (خیرات) کو عین زکوٰۃ قرار دیتے ہیں اور حضور

(بقیہ ص۲۵) شراب پینے والے کو بید مارے جائیں گے۔ اور ایسے ہی منکرینِ زکوٰۃ پر جہاد کیا جائے گا۔ تاکہ ان باغیوں کے دماغ کو درست کیا جائے۔ ان تصریحات سے ثابت ہوا۔ کہ لا اکراہ فی الدین واقعی غیر مسلموں کے لئے ہے۔ کہ ان کو دین میں داخل کرنے کے لئے جبر و اکراہ نہیں ہے۔ مولانا پھلواری کا ادائے زکوٰۃ کیلئے لا اکراہ فی الدین استعمال کرنا یا علم کے ضعف کی بنا پر ہے یا تفسیر بالرائے ہے۔ اجماعِ امت کے خلاف انتشار فی الدین ہے کہ زکوٰۃ کو اکراہ کی قید سے نکال کر اسے رقاصۂ نفس بنا کر زمانے کے تقاضے کے اسٹیج پر لائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کی شرح زکوٰۃ یعنی چالیسویں حصہ کو (جس پر پونے چودہ سو سال سے تمام امت عامل ہے) منسوخ کہتے ہیں۔ کہیں حکومت کے انکم ٹیکس کو زکوٰۃ کہہ کر مسلمانوں کو بے راہ کرتے ہیں۔ یہ سب آزاد خیالی۔ مذہبی آوارگی، اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قانون سے انکار (DENIAL) کا نتیجہ ہیں۔

مسلمان خدا اور رسولؐ کے حکم کے سامنے مجبور ہے

مسلمان دائرہ اسلام میں آچکنے کے بعد خدا اور اسکے رسولؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے مجبور ہے۔ یعنی سوائے امتثالِ امر کے اس کا کچھ بس نہیں چلتا۔ اسے سرِ تسلیم خم کئے بغیر کوئی اور چارہ نہیں ہے۔ مسلمان ہونے اور رہنے کی شرط ہی یہ ہے کہ وہ قال اللہ اور قال الرسول سن کر دم بخود ہو جائے اور آمنا و صدقنا کی نسیم (آکسیجن) سے زندگی رواں دواں رکھے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب سمجھایا ہے۔

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بگل بھی ہے
انہی پابندیوں حاصل آزادی کو تو کر لے

یعنی جس طرح باغ میں صنوبر کا درخت آزاد ہے۔ سیدھا بلند چلا گیا ہے۔ لیکن اس کا پاؤں زمین میں جکڑا ہوا ہے ہل نہیں سکتا۔ اسی طرح اے مسلمان! تیرے پاؤں میں بھی اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ کی زنجیر ہونی چاہیئے۔ تجھے کتاب و سنت کی پابندی لازمی ہے۔ اور کسی صورت بھی تجھے اس زنجیر اور پابندی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھیلا نہیں کرنا چاہیے۔ بیشک اس پابندی کے ساتھ تجھے ہر طرح کی آزادی، اور صنوبری حاصل ہے۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں زخشِ حیات کی آزادیاں اور جولانیاں مبارک ہیں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ (پ۱ع۹)

(اے پیغمبرؐ مسلمانوں کو) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبے دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں۔ اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو۔ اور مکانات جن (میں رہنے) کو تمہارا جی چاہتا ہے۔ (اگر یہ چیزیں) اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے رستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں۔ تو (ذرا) صبر کرو۔ یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے۔ وہ (تمہارے سامنے) لا موجود کرے۔ اور اللہ ان لوگوں کو جو (اس کے حکم سے) سرتابی کریں۔ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

خوشی دین کی نذر ہے

اس آیت کا مطلب واضح ہے کہ تمہیں اپنے باپ، بیٹے، بھائی، اپنی بیبیاں، اپنے کنبے، مال، سوداگری، اور تجارت کا چلتا کاروبار، مکانات،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغات، حویلیاں، کوٹھیاں، بنگلے، زمین ـــ غرض دنیا و ما فیہا خدا کے حکم پر قربان کر دینا چاہیئے۔ اور اگر تم نے ان چیزوں کو خدا کے حکم سے عزیز اور پیارا سمجھا تو پھر خدا کے عذاب کا انتظار کرو۔ جو تمہیں دنیا کو احکام الٰہی پر ترجیح دینے کی پاداش میں پکڑنے والا ہے۔

معلوم ہوا۔ کہ خدا کے احکام ہر حال میں عمل ہی کرنے کیلئے ہیں۔ خواہ نفس خوش ہو۔ خواہ بوجھ محسوس کرے۔ اسے کسی صورت بھی یہ اجازت نہیں۔ کہ امتثالِ اوامر سے سرتابی کرے۔ اور دین کو خوشی کا سودا سمجھ کر جتنا چاہے۔ اور جس طرح چاہے۔ عمل میں لائے۔ بے ضابطگیاں کرے۔ اور دین کو نفس کے اشاروں پر چلائے۔ اس میں حک و اضافہ کرے۔ اسے موڑے توڑے مسخ کرے۔ زمانے کے تقاضے، اور لوگوں کی خواہش کے مطابق بناکر انہیں گمراہ کرے۔ خبردار! دین خوشی پر قربان نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ خوشی دین کی نذر کی جاتی ہے۔ خواہش تابع فرمان الٰہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (پ۱ ع۱۴)

اور (اے پیغمبرؐ!) اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم (قرآن و حدیث) آچکا ہے۔ ان (لوگوں) کی خواہشوں پر (دین کی تبلیغ میں) چلے۔ تو پھر تم کو خدا کے عذاب سے بچانیوالا نہ کوئی حمایتی ملے گا۔ اور نہ کوئی مددگار ـــ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور فرمایا آپ نے کہ دین کو زمانے کے تقاضوں اور لوگوں کی خواہشوں کے مطابق بنانے پر عذاب الٰہی کی تخویف (THREAT)۔ آئی ہے۔ لیکن مولانا پھلواری خدا سے کس قدر نڈر ہوگئے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ قرآن نے جس چیز کو کھلا رکھا ہے۔ وہ تغیر پذیر ہے اور بضرورت اس میں حک و اضافہ ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے۔کہ (بقول پھلواری صاحب) زکوٰۃ بھی کھلی ہے نماز، روزہ، حج، قربانی یہ سب چیزیں کھلی ہیں۔ اب زمانے کے تقاضوں کے مطابق ان میں کانٹ چھانٹ اور حک و اضافہ کر سکتے ہیں۔ اور پرویز صاحب اور پھلواری صاحب وغیرہما آج کل اسی شغل میں ہیں۔ کہ اسلام کی ترمیم ہو کر رہے۔ کتنے نڈر اور بیباک ہوگئے ہیں خدا کے عذاب سے۔ کہ ساری امت پونے چودہ سو سال تک تو دین میں کمی بیشی اور حک و اضافہ کرنے سے لرزہ براندام رہی ہے۔ اور یہ لوگ اسلام کی مرمت کرنے لگے ہیں۔

ے وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا !!
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

مسلمان بھائیوں سے خطاب

برادران اسلام! آپ جانتے ہیں کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کا مطلب یہ ہے۔ کہ عقیدہ توحید کے ساتھ عبادت صرف اللہ ہی کی کرنی چاہیئے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اطاعت کے لائق ہیں۔ پس اطیعوا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرسول کے حکم کے مطابق آپ کو حضور اکرمؐ کے ارشادات کیمطابق قرآنی احکام پر عمل کرنا چاہیئے۔ آپ کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا انکم ٹیکس کے ادا کرنے سے آپ کے گھر میں جو سونا اور چاندی زیورات وغیرہ کی شکل میں موجود ہے۔ اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ نہیں۔ جو نقد روپیہ گھر میں یا بینک میں جمع ہے۔ اس سے زکوٰۃ کا فریضہ ٹل جائیگا؟ نہیں! آپکی دکانوں اور گداموں میں جو مال پڑا ہے وہ زکوٰۃ سے مبرا ہوگا؟ نہیں! اناجوں اور پھلوں سے زکوٰۃ نکل جائے گی؟ نہیں! چارپایوں کی زکوٰۃ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے مقرر فرمائی ہے۔ ادا ہوگی؟ نہیں! پھر اس فتوے کو دین میں ایک فریب جانیں۔ کہ "انکم ٹیکس زکوٰۃ ہی کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ ذالك قولهم بافواههم

علماء کو رب بنانا ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ ٹھیرا لیا (یہودیوں اور عیسائیوں نے) اپنے علماء اور مشائخ کو رب، اللہ کے سوا" (رتبع ۱۱)

حضرت عدی کے پوچھنے پر حضور اکرمؐ نے آیت مذکور کی یوں تشریح کی۔ یعنی بتایا۔ کہ علماء اور مشائخ کو کیسے رب بنایا گیا۔ فرمایا۔ اِنَّهُمْ لَمْ یَكُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَیْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْهِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْهُ ــــ (ترمذی شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ اپنے علماء و مشائخ کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن حلال جانتے تھے۔ جو وہ (بلا دلیل صرف اپنی زبان سے) حلال بتلاتے تھے۔ اور حرام جانتے تھے جو وہ (بلا دلیل اپنی زبان سے) حرام کہہ دیتے تھے۔"

سرور عالم کے اس ارشاد سے ثابت ہوا۔ امر دین میں کسی مولوی کی بلا دلیل بات جو ساری امت کے اجماع کے خلاف ہو مان لینی۔ اس مولوی کو اللہ کے سوا رب بنانا ہے۔ پس فرمانِ مصطفویؐ کہ قابل زکوٰۃ چیزوں میں رد و بدل کرنا، شرح زکوٰۃ یعنی چالیسواں حصہ کو منسوخ کرنا، زکوٰۃ کو خوشی کا سودا کہنا، خوشدلی سے ہر انفاق کو عین زکوٰۃ قرار دینا، ہفتہ وار اور ماہوار زکوٰۃ بنانا، انکم ٹیکس کو زکوٰۃ قرار دینا وغیرہ — مداخلت فی الدین ہے۔ اور جمہور کے خلاف ایسی بے دلیل باتوں کو ماننا اللہ کے سوا ایسے مفتیوں کو رب بنانا ہے مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ کہ دین حضورؐ کے ہاتھوں مکمل ہو چکا ہوا ہے۔ اس پر بغیر حک و اضافہ کے عمل کرنا چاہیئے۔ ہم یہاں زکوٰۃ کے تمام احکام و مسائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ مسلمان بھائیوں پر فرض ہے کہ وہ ان پر عمل کریں۔ کہ احکام خداوندی کی بجا آوری اطاعتِ رسول پر موقوف ہے!

وہ دانائے سُبُل ختم الرُسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کا فرض ہونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَ اِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَ اِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ ۝

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں. کہ جب اتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی. بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانوں پر. پس کہا عمرؓ نے کھولوں گا میں اس فکر کو تم سے پھر گئے عمرؓ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی ہے یہ آیت آپ کے یاروں پر. حضورؐ نے فرمایا. تحقیق نہیں فرض کی اللہ نے زکوٰۃ مگر اسلئے کہ پاک کرے اس چیز کو کہ باقی رہتا ہے تمہارے مال سے اور سوائے اس کے نہیں کہ مقرر کی ہے میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث اس شخص کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پیچھے تمہارے (رہا) ہے۔ پھر کہا ابن عباسؓ نے کہ عمرؓ نے (مارے خوشی کے) اللہ اکبر کہا۔ (کہ مشکل دور ہوئی) پھر حضورؐ نے حضرت عمرؓ کو کہا۔ کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین اس چیز کے کہ جمع کرے آدمی (اور) وہ ہے نیک بخت عورت۔ جب دیکھے (مرد) اس کی طرف، تو خوش کرے اس کو، اور جب حکم کرے اس کو فرمانبرداری کرے اس کی۔ اور جب غائب ہو (مرد) اس سے، محافظت کرے اس کی!

زکوٰۃ کی فرضیت کے متعلق آیت

حدیث مذکور میں جس آیت کے نزول کا ذکر ہے — وہ ساری آیت یہ ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (پ۱۰ ع ۱۱)

اور جو لوگ جمع رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو (زکوٰۃ نہیں دیتے) راہِ خدا میں۔ پس (خوشخبری دے اُن کو ساتھ دردناک عذاب کے۔ جس دن کہ اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں (رکھ کر) تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کے ماتھے اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائیگا) یہ ہے جو تم نے اپنے لئے (دنیا میں) جمع کر رکھا تھا۔ تو (آج) اپنے (بے زکوٰۃ) جمع کئے کا مزہ چکھو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیاسیؔ بار فرمایا ہے۔ "اٰتوا الزکوٰۃ" کہ زکوٰۃ دو۔ اس سے زکوٰۃ کی فرضیت اور نہایت تاکید پائی جاتی ہے۔ اور مذکورہ آیت میں زکوٰۃ نہ دینے والے کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہوگی۔ وہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ اور اس مالدار کے ماتھے، اس کی کروٹ اور پیٹھ کو اس سے داغا جائیگا۔ گویا زکوٰۃ نہ دینے والے کو دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑیگا۔ صاحب نصاب مال داروں کو قرآن کی اس وعید سے کانپ اٹھنا چاہیئے۔ اور ہر سال خدا کے دیئے ہوئے مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور طریقے کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

مال جمع کرنا جائز ہے

جب مذکورہ آیت اتری۔ کہ جو لوگ جمع کرتے ہیں۔ سونا اور چاندی۔ تو صحابہ پر بھاری ہوئی۔ یعنی صحابہؓ نے سمجھا۔ کہ سونا اور چاندی جمع کرنے پر عذاب ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انورؐ سے اس بوجھ اور مشکل کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مال جمع کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ خدا نے یہ حکم دیا ہے کہ جمع شدہ مال کو زکوٰۃ دیکر پاک کرو۔ اگر مال جمع نہ ہوگا۔ تو زکوٰۃ کس چیز کی دینی ہے اور ایسے ہی اگر مال اور جائیداد وغیرہ جمع نہ ہوگی۔ تو پچھلوں کو میراث کیسے ملے گی۔ حاصل کلام یہ کہ مال اور جائیداد وغیرہ جمع کرنی جائز اور بابرکت سبب تاکہ اس سے زکوٰۃ بھی نکلے اور پچھلوں کے لئے میراث بھی بنے۔

آدمی کا بہترین کنز

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہ قربان جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے دنیا اور دین کی بھلائی اور خوبی کی بڑی بڑی لاثانی باتیں بتائی ہیں۔ سونا اور چاندی کے کنز (جمع کرنے) کے سلسلہ میں یہ بات بھی بتائی۔ کہ آدمی کا بہترین کنز (خزانہ) نیک بخت عورت ہے کہ جب مرد اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اس کو صورت اور سیرت کے حسن و جمال اور محبت کے دلربا انداز سے خوش کرتی ہے۔ شوہر کے اشاروں پر چلتی، اطاعت کرتی اور اس کی غیر حاضری میں اسکے مال، اولاد اور تمام گھر کی نگہبانی کرتی ہے۔ اس سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جو دنیا کی زندگی میں مرد کی معاون و مددگار ہوتی ہے۔ اور مرنے کے بعد اس کی وارث اور صدقہ جاریہ بنتی ہے۔ مشکوٰۃ میں حضور نے نیک بخت عورت کو بہترین متاع دنیا فرمایا ہے۔ بیشک عقلمند سلیقہ شعار، فرماں بردار اور صالحہ عورت خاوند کے لئے دنیا میں بڑے سکون اور راحت کا باعث ہوتی ہے۔

ترکِ زکوٰۃ کا عذاب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰی بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهُ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمَّا اِلَی النَّارِ ـــــ (مشکوٰۃ)

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سونے یا چاندی والا (صاحبِ نصاب) اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے گا۔ قیامت کے دن اس کیلئے بنائے جائیں گے (سونے چاندی کے) تختے آگ کے۔ (جیسا کہ فرمایا) اور دوزخ کی آگ سے ان کو خوب گرم کر کے اس (شخص) کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائیں جائیں گے۔ جب (ٹھنڈے ہونے پر تختے) جدا کئے جائیں گے۔ (بدن سے) پھر (گرم کر کے) لائے جائینگے۔ اور (اُس روز) برابر یہ کام ہوتا رہے گا۔ جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی۔ بالآخر جب (حشر میں) بندوں کا فیصلہ ہوگا۔ تو اسکو یا تو جنت کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ (اگر اس عذاب سے اس کا گناہ جھڑ جائیگا) اور یا دوزخ کا (اگر ابھی گناہ اور ہوگا)

فرمانِ نبوی سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب میں ہونگے۔ اور باقی خلقت حساب میں ہوگی۔ گویا زکوٰۃ نہ دینے والوں کو میدانِ محشر میں ہی عذاب شروع ہو جائیگا۔ صاحبِ نصاب مالدار بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مالوں کا حق ہر سال اسی دنیا میں ادا کر دیا کریں۔ تاکہ عذابِ محشر سے بچ جائیں۔ جس اللہ نے مال دیا ہے اس کے نام پر ضرور خرچ کریں۔ آخر چھوڑ جانا ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق جامع ارشاد

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو خزانہ والا (یعنی سونے یا چاندی کا نصاب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے والے) خزانہ کی زکوٰۃ نہ دیگا۔ (قیامت کے دن) اسکے خزانہ کو دوزخ کی آگ میں گرم کرکے (اس کے تختے بناکر) ان سے صاحب مال کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی پر داغ لگائے جائینگے۔ یہانتک کہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرچکے گا۔ اور وہ دن (پورا) ہوجائیگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ تو (پھر) یا تو اس شخص کو جنت کا راستہ بتا دیا جائیگا۔ (اگر اسکے گناہ کی سزا پوری ہوگئی) یا دوزخ کا (اگر اسکے گناہ کی سزا پوری نہ ہوئی)

اور جو اونٹ والا اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دے گا۔ (قیامت کے دن) انہی اونٹوں کی جھپٹ سے اس کو چٹیل میدان میں منہ کے بل گرا دیا جائیگا۔ اونٹوں کی تعداد پوری ہوگی۔ جتنے (دنیا میں) تھے۔ اس سے کم نہ ہوگی۔ اور یہ پوری تعداد اسکو (میدان محشر میں) روندے گی۔ جونہی پچھلی جماعت روندتی ہوئی گزرے گی۔ فوراً اگلی جماعت پھر دوبارہ (روندنے) آ جائے گی۔ یہاں تک (یہ عذاب ہوگا) کہ اس روز کی مقدار پچاس ہزار برس کی پوری ہوگی (پھر) خدا تعالےٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرچکے گا (یعنی حساب لے چکے گا) اسوقت اس شخص کو یا جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا (اگر سزا پوری ہوگئی) یا دوزخ کا (اگر سزا پوری نہ ہوئی)

اور جو بکریوں والا بکریوں کی زکوٰۃ نہ دیگا۔ (قیامت کے دن) انہی بکریوں کی جھپٹ سے اس کو چٹیل میدان میں اوندھے منہ گرا دیا جائیگا۔ بکریوں کی تعداد جتنی دنیا میں تھی اتنی ہوگی یہ بکریاں اپنے کھروں سے اس کو پامال کریں گی۔ اور سینگوں سے ماریں گی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ان میں کوئی بکری مینڈھی یا اُٹے سینگوں والی نہ ہوگی۔ جونہی پچھلی جماعت (مارتی ہوئی) گذر جائے گی۔ فوراً اگلی جماعت دوبارہ آ جائے گی۔ یہاں تک (سزا ہوگی) کہ جب اس روز جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کر چکے گا۔ تو اس شخص کو یا جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا دوزخ کا۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں سے روز قیامت تک خیر وابستہ رہے گی۔ گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض آدمیوں کے لئے باعثِ وبال۔ بعض کے لئے باعثِ تحفظِ عزت۔ بعض کے لئے باعثِ ثواب۔ (سنو) باعثِ ثواب وہ گھوڑے ہیں۔ جن کو آدمی راہ خدا میں (صرف کرنے کے لئے) تیار رکھتا ہے۔ ایسے گھوڑے اپنے پیٹ کے اندر جو کچھ (دانہ گھاس پانی وغیرہ) اتارتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کے عوض مالک کے لئے ثواب لکھ دیتا ہے اگر مالک ان کو سبزہ زار میں چراتا ہے۔ تو جو کچھ گھوڑے کھاتے ہیں۔ اس کی مقدار کے برابر خدا تعالیٰ (اسکے نامہ اعمال میں) ثواب لکھتا ہے۔ اگر کسی دریا سے پانی پلاتا ہے۔ تو پیٹ میں اترنے والے ہر قطرہ کے عوض اسکو ایک ثواب ملے گا۔ حضور والا نے فرمایا کہ (ایسے گھوڑوں کی لید اور پیشاب کے عوض (بھی) مالک کو ثواب ملے گا۔ (یہاں تک کہ) اگر (وہ) گھوڑے ایک دو ٹیلوں پر چکر لگائیں گے۔ تو جو قدم ڈالیں گے۔ ہر قدم کے عوض مالک کو ثواب ملے گا۔

اور (عزت کے) بچاؤ کے گھوڑے وہ ہیں۔ جن کو آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برقراری عزت اور اظہار نعمت الٰہی کے لئے باندھتا ہے اور جو حقوق گھوڑوں کی پشتوں اور پیٹوں سے وابستہ ہیں ان کو بھی فراموش نہیں کرتا۔

ہاں وہ گھوڑے (مالک کے لئے) باعث وبال ہیں۔ جن کو دکھاوٹ، غرور، تکبر، اور اترانے کے لئے باندھا، پالا ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ان کے متعلق کوئی (مستقل) حکم نازل نہیں فرمایا۔ ہاں یہ آیتؐ جامع موجود ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ - وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (پ۳۰ ع ۲۶)

تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی (ہوگی) وہ اس (نیکی) کو (بچشم خود) دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی (ہوگی) وہ اس (برائی) کو (بچشم خود) دیکھ لے گا۔ (صحیح مسلم)

زکوٰۃ نہ دینے والے کو میدانِ محشر میں عذاب

حضرت ابی ذرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جس شخص کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہونگی۔ اور وہ ان کی زکوٰۃ نہ دے گا۔ تو لائے جائینگے وہ قیامت کے دن اس حال میں کہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹے ہونگے۔ پھر (میدانِ محشر میں) کچلیں گے۔ اس کو

ؐ مطلب یہ کہ اگر گدھے سے نیک کام لے گا۔ تو ثواب ہوگا۔ اور اگر بُرا کام لے گا۔ تو گناہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاؤں اپنے سے اور مارینگے اس کو سینگوں اپنے سے کُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ أُوْلَهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ جب گزریں گے (مارتے ہوئے) پچھلے ان کے، پھر لائے جائیں گے پہلے ان کے اس پر۔ یہانتک کہ آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا لرزہ خیز انجام

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ـ الآیۃ (بخاری)

جس شخص کو اللہ نے مال دیا۔ پھر نہ دی زکوٰۃ اس کی۔ تو بنایا جائیگا مال اس کا قیامت کے دن گنجا سانپ۔ جسکی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ ڈالا جائے گا وہ سانپ بطور طوق کے اسکی گردن میں قیامت کے دن۔ پھر وہ پکڑے گا دونوں باچھیں اسکی! اور کہے گا۔ میں ہوں مال تیرا۔ میں ہوں گنج تیرا۔ پھر حضورؐ نے (موافق حال) پڑھی یہ آیت۔ اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں۔ تا آخر آیت۔ (بخاری شریف)

پوری آیت جو حضورؐ نے پڑھی یہ ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ـــــ

اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں (زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں) اس چیز کی جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دی ہے۔ (یعنی مال، کہ وہ (بغیر زکوٰۃ کے) بہتر ہے ان کے لئے (نہیں) بلکہ وہ بُرا ہے ان کے لئے۔ قریب ہے کہ قیامت کے روز طوق ڈالیں جائینگے (گردنوں میں سانپ بناکر) اس چیز سے کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اس کے۔"

دامنِ رسالت مآب چھوڑیں

تذکرۃ الصدر احادیث پر غور کریں کہ زکوٰۃ کن کن چیزوں پر فرض ہے۔ اور کس شرح سے دینے کا حکم ہے۔ بعینہٖ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زکوٰۃ دیں۔ کہ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانا ہوا ہے۔ اور خدا نے قرآن میں حکم دیا ہے۔ اطیعوا الرسول۔ کہ رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پس حضورؐ کی اطاعت کریں۔ اور اسلام کی ترمیم اور دین سے تلعب کرنے والوں کی باتوں پر نہ جائیں۔ کسی کے اضلال سے راہ رسول رسول سے نہ بھٹکیں۔ دامن رسالت مآب نہ چھوڑیں۔

سونے چاندی کا نصاب

بلوغ المرام میں سونے کا نصاب بیس دینار آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی کے پاس بیس دینار سونا ہو۔ اور اس پر ایک سال گزر جائے۔ تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے یعنی نصف دینار۔ اور اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونا بیس دینار سے کم ہو. تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے.
یاد رکھیں۔کہ ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو بیس دینار ساڑھے سات تولہ سونا ہوا۔ پس یہ وزن $7\frac{1}{2}$ تولہ سونے کا نصاب ہے۔ اس پر زکوٰۃ سوا دو ماشہ سونا یعنی چالیسواں حصہ دینی پڑیگی۔ ساڑھے سات تولہ سونا سے کم وزن پر زکوٰۃ نہیں۔

چاندی کا نصاب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو بخاری مسلم میں آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ اوقیہ فرمایا ہے۔ اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس پانچ اوقیہ، دو سو درہم چاندی ہوئی۔ ایک درہم تین ماشہ، ایک رتی، اور رتی کا پانچواں حصہ (۳ ماشہ $1\frac{1}{5}$ رتی) ہوتا ہے۔ تو پانچ اوقیہ۔ یا دو سو درہم کے چھ سو بیس ماشے یعنی ساڑھے باون تولے ($52\frac{1}{2}$) بنتے ہیں۔ یہ ساڑھے باون تولے چاندی کا نصاب ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ جب اس نصاب پر سال گزر جائے۔ تو چالیسواں حصہ (۵ درہم) زکوٰۃ پڑے گی۔

حساب کی آسان صورت

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ دینے کی آسان صورت یہ ہے۔ کہ جس کے پاس سونا اور چاندی بقدر نصاب موجود ہو۔ اور اس پر سال گزر جائے۔ تو سونے اور چاندی کے اس وقت کے نرخ کے مطابق قیمت لگا لیں۔ جتنی رقم بنے۔ اس سے $2\frac{1}{2}$ روپیہ سینکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ گن لیں۔ یہی چالیسواں حصہ ہے اور زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت نصاب بھی شامل کرنا ہے۔ مثلاً چالیس تولے سونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ دینی ہے۔ تو نصاب کے ½ تولہ نکال کر باقی وزن کی قیمت نہیں لگائی۔ بلکہ چالیس تولے کی قیمت لگائی ہے۔

نصاب سے کم وزن پر زکوٰۃ

یہ تو آپ معلوم کر چکے ہیں کہ سونے اور چاندی کے مقررہ نصاب سے کم وزن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ یعنی ساڑھے سات تولے سونے اور ساڑھے باون تولے چاندی سے کم وزن پر زکوٰۃ دینی نہیں پڑتی۔ لیکن اگر کوئی نصاب سے کم وزن پر اپنی خوشی سے زکوٰۃ دینا چاہے۔ تو اس کو ضرور ثواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت جو صدقۃ الغنم سے متعلق صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ فرما کر مالک کو اپنی خوشی سے (کم نصاب پر بھی) زکوٰۃ دینے کی رخصت دی ہے۔

اونٹوں کی زکوٰۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ مقرر فرمائے ہیں۔ پانچ اونٹوں میں تین بکریاں۔ بیس میں چار بکریاں۔ اور پچیس میں ایک سالہ اونٹنی پینتیس تک۔ اور اگر ایک سالہ اونٹنی نہ مل سکے تو دو سالہ بچہ دیں۔

[1] حضورؐ نے فرمایا جس شخص کے پاس چار اونٹ ہوں۔ فَلَیْسَ فِیْهَا صَدَقَةٌ پس نہیں ہے ان میں زکوٰۃ (کیونکہ نصاب کو نہیں پہنچے۔ کہ نصاب پانچ اونٹ ہیں) اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا۔ مگر یہ کہ چاہے مالک ان کا (مشکوٰۃ) یعنی مالک اپنی خوشی سے ان کی زکوٰۃ دے سکتا ہے ایک بکری وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب پنتیں سے زائد ہو جائیں۔ تو پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی دیں جب پنتالیس سے زاید ہو جائیں۔ تو ساٹھ تک تین سالہ بچہ دیں۔ اور پچھتر تک چار سالہ اونٹنی۔ پھر نوتے تک دو بنت لبون (یعنی دو دو برس کی دو اونٹنیاں) اور ایک سو بیس تک تین برس کی تین[1] اونٹنیاں اور جب ایک سو بیس سے زاید ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی دیں۔ اور ہر پچاس پہ تین برس کی اونٹنی دیں۔ (بخاری شریف)

بکریوں کی زکوٰۃ

بکریوں کی زکوٰۃ کا نصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس بکریاں مقرر فرمایا ہے چالیس بکریوں سے یک سو بیس تک ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ اور ایک سو بیس سے لے کر دو سو تک دو بکریاں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں زکوٰۃ دیں۔ اسکے بعد ہر سیکڑے پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ چالیس بکریوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ہاں اگر بطور خیرات کے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (بخاری شریف)

گائے کی زکوٰۃ

گائے کا نصاب زکوٰۃ تیس گائیں ہیں۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ گائے کی زکوٰۃ کی شرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں۔ تیس گایوں میں ایک بچہ جو دوسرے سال میں قدم رکھ چکا ہو۔ زکوٰۃ میں دینا چاہیئے۔ اور چالیس گائیوں میں دو سالہ بچہ (جو تیسرے سال میں قدم رکھ چکا ہو) دینا چاہیئے۔ (پھر جس قدر زیادہ ہو۔ اسی حساب سے دیئے جائیں) (ابن ماجہ)

---

[1] یا دو جذعے یعنی چار سال کے دو بچہ اونٹ۔ (ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجوروں کی زکوٰۃ حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق (تیس من) سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں۔ (بخاری شریف)

اسی طرح گیہوں۔ جو۔ چنے۔ خشک انگور۔ اور میوہ جات پر زکوٰۃ ہے۔ شرح زکوٰۃ ان چیزوں کی حضور انورؐ نے یوں فرمائی ہے کہ جو چیزیں بارش کے پانی سے پیدا ہوں۔ یا چشمے کے پانی سے سینچیں جائیں۔ ان میں زکوٰۃ پیداوار کا دسواں حصہ ہے۔ اور جو چیزیں آبپاشی کے ذریعے پیدا ہوں۔ ان میں پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے (بخاری شریف)

شہد کی زکوٰۃ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کی ہر دس مشکوں میں ایک مشک زکوٰۃ دو۔ (ترمذی)

پہنے ہوئے زیور پر زکوٰۃ بعض لوگ کہتے ہیں کہ زیور چونکہ استعمال میں رہتا ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اور جو پڑا رہتا ہے۔ اس میں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ زیور کی ایک ہی دفعہ زکوٰۃ دینی واجب ہے۔ ہر سال نہیں۔ گزارش ہے۔ کہ یہ سب باتیں سنی سنائی ہیں۔ ان پر کوئی دلیل نہیں۔ سونا چاندی استعمال میں ہو یا پڑا رہے۔ کسی حالت میں ہو۔ اس پر ہر سال زکوٰۃ دینی واجب ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

سونے کے کڑوں کی زکوٰۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو عورتیں حاضر ہوئیں۔ جن کے

لہ تیس من میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں میں سونے کے کڑے تھے۔ حضورؐ نے ان کو پوچھا۔ کیا ان کڑوں کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں حضورؐ! آپ نے فرمایا۔ کیا تم چاہتی ہو کہ خدا تمہیں (قیامت کے دن) آگ کے دو کڑے پہنائے وہ بولیں۔ نہیں حضورؐ! (توبہ) آپ نے ارشاد فرمایا۔ فَاَدِّیَا زَکٰوتَہٗ پھر دو اس سونے کی زکوٰۃ۔ (ترمذی شریف)

گروہِ زناں زکوٰۃ دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہِ زناں اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو۔ اگرچہ اپنے زیور سے ہو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن تم (بوجہ زیور کی زکوٰۃ نہ دینے کے) اکثر دوزخی ہوگی (ترمذی)

مالِ تجارت میں زکوٰۃ

حضرت سمرہ بن جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سوداگری کے مال میں سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے۔ (ابوداؤد)

(نوٹ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق تمام سوداگروں، تاجروں اور ہر قسم کی دکانداری کرنیوالوں کو ہر سال مال گن کر اس کا بازاری (وقت کے مطابق) نرخ لگا کر اڑھائی روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے۔

مال و دولت کو راہِ خدا میں خرچ کرو

محنت۔ مزدوری۔ دستکاری، ملازمت۔ مزارعت، تجارت اور سوداگری سے کمانا۔ حلال کی روزی ہے۔ دھوکے۔ رشوت اور بد دیانتی سے بچ کر اگر کوئی بڑا مالدار ہو جائے۔ لاکھوں۔ کروڑوں روپیہ کا مالک بن جائے۔ کارخانے، ملیں (MILLS) کوٹھیاں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنگلے بنائے۔ زمینیں خریدے۔ اسلام اس پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ یہ سب دولت اور خزانے اس کے لئے مبارک ہیں۔ صرف ایک شرط پر اور وہ ہے زکوٰۃ ادا کرنا۔ جب سونے چاندی کی۔ نقدی کی چارپایو کی۔ پیداوار کی، جائیداد کے کرایہ اور تمام مالِ تجارت کی زکوٰۃ بشرح فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ادا کر دی تو دولت کے انبار اور خزائن مالک کیلئے حلال اور بابرکت ہیں۔ اور زکوٰۃ کے ادا کرنے کے بعد بھی، دنیا کی آرائش۔ زیب و زینت، اموال و خزائن سے اور املاک کو چھوڑ کر خالی ہاتھ رخصت ہونے والے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ شب و روز صدقات، خیرات، اور انفاق کی برکھا بن کر ناداروں محتاجوں، تنگدستوں، بیماروں اور غمزدوں کے "خشک کھیتوں" کو سیراب کیا کریں۔ ان کے خزاں دیدہ برستانوں کے لئے بذل و عطا کی بہاراں بنیں! خدا کی رضا کے لئے دین کے تقاضوں پر صرفِ خزائن اور دولت نچھاور کریں۔ قومی، ملی اور ملکی، اقتصادی ضروریات پوری کرکے اپنے پروردگار کو راضی کریں۔ کہ آخر یہ سب مال و دولت اللہ کا دیا ہوا چند روزہ ہے۔ ؎

یہ عالم یہ ہنگامۂ رنگ و صوت ۔۔۔ یہ عالم کہ ہے زیرِ فرمانِ موت
یہ عالم یہ بتخانۂ چشم وگوش ۔۔۔ جہاں زندگی ہے فقط خورد و نوش
خودی کی یہ ہے منزلِ اولیں ۔۔۔ مسافر یہ تیرا نشیمن نہیں
تری آگ اس خاکداں سے نہیں ۔۔۔ جہاں تجھ سے ہے تو جہاں سے نہیں

بڑھے جا یہ کوہِ گراں توڑ کر
طلسمِ زمان و مکاں توڑ کر

Www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے۔ کہ انسان دنیا میں محض مال و دولت اکٹھی کرنے اور دادِ عیش دینے کے لئے نہیں آیا ہے۔ بلکہ وہ بہشت سے نکل کر اس جہان میں مسافر بن کر آیا ہے۔ اس "حادثہ" کے بعد اسکو سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی زندگی کا خاتمہ ایک طربیہ بن جائے نہ کہ المیہ، خدا تعالےٰ اپنے پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ "مسافروں" کو خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دیں۔ تاکہ ان کا انجام بخیر ہو۔ اور یہ سفر سے بعافیت لوٹ آئیں۔ سچ فرمایا علامہ اقبال نے ؎

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

خدائے قدوس نے سارا جہان اور جہان کی تمام نعمتیں محض انسان کی خدمت کے لئے بنائی ہیں۔ کہ اس مسافر کا سفر آرام سے گزرے۔ پھر اگر کسی انسان کو یہاں نعمتیں، اموال و خزائن فراوانی اور کثرت سے مل گئے ہیں۔ تو یہ خدا کی دین ہے، اسے چاہیئے کہ سانپ بن کر دولت پر نہ بیٹھ جائے۔ بلکہ اسے کھائے اور کھلائے مال کو اللہ کے نام پر نچھاور کرے۔ جو مدّیں اور مصرف اس نے اپنے رسولِ اکرم کی زبانی بتلائے ہیں۔ ان پر خرچ کرکے، زادِ راہ بنائے۔ ہزاروں روپیہ کے مالک، لاکھوں کے قابض اور کروڑوں کے بینک بیلنس رکھنے والے بھائیو! آؤ مرنے کے بعد غسل کا تصور، تکفین کا خیال، اور بننے والی قبر کا دھیان کرکے سوچیں کہ ہمارے ساتھ کیا چیز جائیگی؟ کچھ نہیں۔ البتہ وہ صدقات و خیرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انفاق فی سبیل اللہ جو رضائے الٰہی کے لئے کریں گے۔ ساتھ جائیں گے!

موت سے پہلے خیرات کرو

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (پ۲۸ ع ۱۴)

اور ہم نے تجھ کو جو (مال و دولت وغیرہ) دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں بھی کچھ) خرچ کرتے رہا کرو۔ (مگر) اس سے پہلے (ہی خرچ کر لو) کہ تم میں کسی کی موت آ موجود ہو۔ اور وہ (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار کاش تو مجھ کو تھوڑے دنوں کی اور مہلت دیتا۔ تو میں خیرات کرتا۔ اور (دوسرے) نیک بندوں میں سے ہو جاتا!

زندگی کا بھروسہ نہیں۔ موت کے آنے سے پہلے پہلے راہ خدا میں مال خرچ کر لیں۔ صدقات و خیرات (زکوٰۃ) سے دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کر لیں۔

زندگی کہتی ہے غافل میں فنا کا باب ہوں
چھیڑتے ہیں سازِ غم جس سے میں وہ مضراب ہوں
عافیت سے دور رکھتی ہے اذیت سے قریب
منتشر بادل کا سایہ ہوں پریشاں خواب ہوں

18516

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیرات آخرت میں بھیجو

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ۔ (پ۳ ع ۲)

مسلمانو! ہمارے دیئے ہوئے میں سے (کچھ نیک راہ میں بھی) خرچ کر لو۔ (مگر) اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت) آموجود ہو۔ جس میں نہ (خرید و) فروخت ہوگی اور نہ آشنائی اور نہ سفارش ہوگی۔

یعنی عمل (صدقات و خیرات اور زکوٰۃ وغیرہ دینے) کا وقت ابھی ہے۔ آخرت میں نہ عمل بکتے ہیں۔ نہ کوئی آشنائی سے دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے۔ جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے (موضح القرآن)

خیرات کرنے میں تاخیر نہ کرو

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ کس قسم کی خیرات سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ بہتر خیرات یہ ہے۔ کہ تو تندرست ہو اور ایسی حالت میں ہو۔ کہ جس میں لوگ بخل کرتے ہیں۔ ا نا داری کا خوف ہو اور مالداری کی آرزو۔ (س) خیرات کرنے میں تاخیر مت کرو۔ کہ جان حلق میں آجائے اور تو کہے۔ کہ فلاں شخص کو اتنا مال دے دو۔ کیونکہ مال تو اب وارثوں کا ہے۔" (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ سے بچو

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ آگ سے بچو۔ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دیکر ہی سہی۔ (بخاری شریف) صحیح مسلم میں ہے کہ اگر کھجور کا ٹکڑا بھی نہ ملے۔ تو میٹھی بات کہہ کر ہی سہی"۔

معلوم ہوا۔ کہ راہِ خدا میں معمولی صدقہ (ایک پیسہ بھی) خرچ کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ اس سے مالی صدقات و خیرات کی بڑی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ پس صدقہ فرض (زکوٰۃ) کے علاوہ بھی خدا کے نام پر خیرات کرتے رہا کریں۔

سات آدمی خدا کے سایہ میں

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز خدا کے (عرش کے) سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنی عرصہ محشر میں) اس روز سات آدمیوں کو خدا تعالےٰ اپنے سایہ میں رکھے گا۔ (۱) منصف حاکم۔ (۲) وہ جوان جو اٹھتی جوانی سے ہی عبادتِ خدا میں مشغول رہا۔ (۳) وہ شخص جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہو۔ (۴) وہ دو آدمی جن کی باہمی محبت بھی خدا کیلئے ہو۔ اور ناراضی بھی اسی کے لئے۔ (۵) وہ شخص جس کو کسی مالدار خوب صورت عورت نے (بدی کے ارادے سے) بلایا ہو۔ اور اس نے جواب میں کہہ دیا مجھے اللہ کا ڈر ہے۔ (۶) وہ شخص جس نے اس قدر چھپا کر خیرات کی۔ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں ہوا۔ کہ دائیں ہاتھ سے کیا دیا (۷) وہ شخص جو تنہائی میں خدا کی یاد کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور اس کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں ؟ (بخاری شریف)

رحمتِ عالم کا جذبۂ خیرات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوہِ احُد میرے لئے سونے کا ہو جائے۔ تب بھی میرے لئے یہ بات باعث مسرت نہیں۔ کہ تیسری شب کو اس میں سے ایک دینار بھی، میرے پاس باقی رہے۔ ہاں وہ دینار اس حکم سے جدا ہے۔ جس کو میں اپنا قرض ادا کرنے کے لئے بچا رکھوں " (مسلم شریف)

رحمتِ عالمؐ کے جذبۂ خیرات پر غور کریں۔ کہ حضورؐ کو ناداروں غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں کا کس قدر خیال تھا۔ مسلمان مالدار بھائیو! اپنے مالوں، غلوں، اور تجارت کے سامانوں سے ہر سال زکوٰۃ ادا کر کے مستحقین کا حق ادا کرو۔ بخل اور امساک بندگان خدا کا شیوہ نہیں۔ مسلمان مخیّر۔ سخی۔ اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والا واقع ہوا ہے۔

دو فرشتوں کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزانہ صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں۔ ایک کہتا ہے۔ خداوندا سخی کو عوض عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے۔ خداوندا! بخیل (زکوٰۃ نہ دینے والے) کا مال ہلاک کر" (مسلم شریف)

آدمی کیلئے سب سے بڑی ہلاکت یہ ہے کہ اس کی عاقبت برباد ہو جائے۔ اور وہ مال بھی معرض ہلاکت میں ہے۔ جو صاحبِ مال کے لئے ہلاکت کا موجب بن رہا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقات حلال کمائی سے قبول ہوتے ہیں

یہ بات یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ زکوٰۃ صدقات اور خیرات حلال مال سے قبول کرتا ہے۔ حرام سے نہیں۔ پس مسلمانوں کو جائز ذرائع (FAIR MEANS) سے مال حاصل کرنا چاہیئے۔ اور وہی مال خود کھانا اپنے اہل وعیال کو کھلانا اور اسی میں سے خیرات کرنا چاہیئے۔ یہ مت خیال کریں۔ کہ دھوکا فریب۔ رشوت اور دیگر ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کرکے حج کر لیں گے۔ یا زکوٰۃ دے دیں گے۔ یا مسجدوں۔ مدرسوں ہسپتالوں، یتیم خانوں، سیلاب فنڈوں، محتاجوں، اور مقروضوں کو دیکر خدا کو خوش کرلیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا مالِ حرام سے راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور (شرک سے) پاک عبادت اور پاک مال ہی قبول کرتا ہے۔ چنانچہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ طیب ہے طیب چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔ جس کام پر خدا نے انبیاء کو مامور فرمایا تھا۔ اس کام کا مومنوں کو حکم فرمایا ہے (خدا نے قرآن میں) انبیاء سے فرمایا۔ یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (پ۱۸ ع۳) اے پیغمبر! کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے اور عمل کرو اچھے ؛ اور مومنوں سے فرمایا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ۔ (پ۲ ع۵) اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے طیب چیزیں کھاؤ۔" یہ فرما کر حضورؐ نے اس شخص کا تذکرہ کیا۔ جس کے کثرت سفر کی وجہ سے بال پریشان اور بدن خاک آلود ہو رہا ہو۔ آسمان کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا کر کہہ رہا ہو۔ یا ربّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یارب (مجھ عاجز کی دعا قبول کر) لیکن اس کا کھانا بھی حرام چیز سے ہے اور پینا بھی حرام چیز سے ہے۔ اور لباس بھی حرام مال سے ہے پرورش بھی حرام مال سے ہوئی ہے۔ پھر کس طرح اس کی دعا قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم شریف)

حلال کمائی کا ایک چھوارہ ثواب میں پہاڑ سے بڑھ جاتا ہے

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ حلال مال ہی قبول فرماتا ہے۔ جو شخص پاکیزہ مال (جائز طریق سے کمایا ہوا) صدقہ (زکوٰۃ وغیرہ) میں دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے۔ اگر (وہ صدقہ) ایک چھوارہ بھی ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں پہنچ کر اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ (خدا تعالےٰ صدقہ کے چھوٹے کو اس طرح بڑھاتا ہے۔) جس طرح تم اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتے ہو۔ (صحیح مسلم)

ملاحظہ:۔ زکوٰۃ، خیرات اور صدقات کی ایک کھجور ریا سے بچکر پورے خلوص سے، خدا اور رسولؐ کے بتائے ہوئے مصرف پر خرچ کی ہوئی ثواب میں بڑھتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ یوں سمجھو کہ انفاق میں جتنا خلوص اور سنت کا اتباع زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی وہ صدقہ ثواب میں بڑھتا جائے گا۔ یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک کھجور کا ثواب خدا اتنا دیگا۔ جتنا ایک پہاڑ مال کا راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔ پھر مبارک ہو ان مسلمان بھائیوں کو۔ جو سَوسَو۔ دو دو سَو اور ہزاروں روپیہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ قرآن کے بتلائے ہوئے مصارف پر خلوص سے خرچ کرتے ہیں۔ انکو بشارت ہو۔ اُن کے صدقات کے بڑھنے کی۔ ایک کھجور پہاڑ سے بڑھ جائے گی۔ تو اُن کے ہزاروں روپے لاکھوں پہاڑوں کے برابر مال خیرات کرنے سے ثواب میں بڑھ جائینگے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے اس کے بندوں پر اور اللہ تعالیٰ بڑے صاحبِ فضل ہیں۔

راہِ خدا میں جوڑا دینے کا ثواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ جو شخص راہ خدا میں (کسی چیز کا) کوئی جوڑا دے گا۔ جنت کے دربان اسکو بلائیں گے۔ ہر دروازے کے دربان کہیں گے۔ او شخص اِدھر آ! صدیق اکبرؓ نے یہ حدیث سن کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ایسے شخص کے لئے تو خرابی نہیں (یعنی اس کو تو خوب مزے ہوں گے) حضورؐ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم انہی لوگوں میں شامل ہوں گے۔" (مسلم شریف)

زکوٰۃ، صدقات اور خیرات قبول ہونیکی شرط

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (پ۲۶ ع ۸)

مسلمانو! حکم مانو اللہ کا اور (اللہ کے احکام ماننے میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کرو رسولؐ کی اور (غیر مسنون طریق پر چل کر) اپنے عملوں کو باطل نہ کرو۔"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کے تمام احکام، اور فرائض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری۔ طریقۂ نبویؐ پر عمل کرنا فرض ہے۔ اگر ہم خدا تعالےٰ کے فرائض کو بہ اتباعِ رسولؐ بجا نہ لائینگے۔ بلکہ کسی غیر مسنون طریقے یا اسلام کی ترمیم کرنے والے دور حاضر کے "مجتہدوں" اور یاوہ گوؤں کے کہنے کے مطابق عمل کریں گے۔ تو وہ عمل۔ زکوٰۃ، صدقات، خیرات، سب بحکم قرآن وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ۔ باطل قرار پائینگے۔ برباد ہو جائینگے۔ اس لئے سمجھ سوچ کر زکوٰۃ" اور دوسرے صدقات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق خرچ کریں۔ حضورؐ نے جن جن چیزوں کو قابل زکوٰۃ قرار دیا ہے۔ ان کا جو جو نصاب مقرر فرمایا ہے۔ اور جو شرعِ زکوٰۃ متعین فرمائی ہے اور جو مصارف بتائے ہیں۔ ان سب کو بدل و جان قبول کریں اور ان پر عمل کریں۔ پھر خدا مالی عبادت قبول کرے گا ــــ اور صلے دیگا۔ ورنہ نہیں!

مثلاً حضورؐ اکرم نے چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصدی زکوٰۃ مقرر فرمائی ہے۔ جو پونے چودہ سو سال سے تمام امت مانتی چلی آئی ہے۔ لیکن آج پرویز اور مولانا پھلواری کہتے ہیں۔ کہ یہ شرح زکوٰۃ اسی وقت کے لیئے تھی۔ آج وقت کے تقاضے کے مطابق جو شرح حکومت چاہے۔ مقرر کرسکتی ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں انتشار ہے۔ اِن لوگوں کے پاس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح قرآن کو بدلنے کی کیا دلیل ہے؟ کیا یہ لوگ یا حکومت رسول اللہ ہیں جو شریعت بناتے ہیں؟ دیکھئے قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا ــ (پ ع ۱۳)

اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور گذر جائے اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے داخل کرے گا (اللہ) اس کو آگ میں"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ رسول کی نافرمانی موجب جہنم ہے۔ رسول کی مقرر کردہ تشریح قرآن سے گزرنے والا عذاب کے لائق ہے۔ حضور انورؐ زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فیصدی مقرر کریں۔ اور کوئی آپ کی شرح کو رَدّ کرے۔ اس کا انجام معلوم ــ اور جو حضورؐ کی شرح رَدّ کرکے کسی امتی کی شرح قبول کرے۔ اس کے صدقات برباد اور عاقبت خراب! بھائیو! ٹھنڈے دل سے سوچو کہ ہم قرآن سے حجت (ARGUMENT) لاتے ہیں۔

ایسے ہی جو شخص انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، ہوس ٹیکس یا کسی اور ٹیکس کو زکوٰۃ کہتا ہے۔ وہ دین میں سینہ زوری کرتا ہے بلا دلیل مسئلہ گھڑ کر مسلمانوں کو راہِ رسول سے ہٹاتا ہے سہ

ترسم کہ تو میرانی زورق بہ سراب اندر
زادی بہ حجاب اندر میری بہ حجاب اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ فطر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:
فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَ الْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ ط (بخاری مسلم)

فرض کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر، اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر، درحالیکہ مسلمان ہوں اور حکم فرمایا کہ صدقہ فطر لوگوں کے نماز (عید) میں نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے:

حضرت ابی سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم نکالتے تھے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سے: (بخاری مسلم)

صاع مدنی پونے تین سیر کا ہوتا ہے۔ پس پونے تین سیر گیہوں جو وغیرہ فی کس زکوٰۃ فطر ادا کرنی فرض ہے نماز عید سے پہلے۔

نوٹ:۔ جب امیر معاویہؓ کا زمانہ آیا۔ اور شام کے گیہوں آئے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ میری رائے میں نصف۔ صاع گیہوں اس (دوسری چیزوں) کے برابر ہوتے ہیں۔ (بخاری شریف)

مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر رمضان میں نکالو، زکوٰۃ روزے اپنے کی (یعنی فطرہ دو) کہ فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور سے یا جو سے۔ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ۔ یا آدھا صاع گیہوں سے۔ (مشکوٰۃ)

بہتر اور افضل یہی ہے کہ گندم سے بھی پورا صاع پونے تین سیر فی کس ہی دیا جائے۔ لیکن اگر کوئی نصف صاع (ایک سیر چھ چھٹانک) گندم بھی فی کس دے گا۔ تو روا ہے۔ کما مرّ!

زمانے کے تقاضے اسلام پر قربان آج کل یہ زہریلی ہوا چل رہی ہے کہ اسلام کو زمانے کے تقاضوں کے مطابق بناؤ۔ سنیئے! زمانہ اینٹ، پتھر اور گارے کا نام نہیں۔ زمانے سے مراد بنی نوع انسان، ان کے حالات اور ضروریات ہی تو ہیں۔ پھر آج زمانے کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ عورتوں سے پردہ ہٹا دو۔ عورتوں، مردوں کی مشترکہ موسیقی کانفرنسیں قائم کرو۔ گانا بجانا عام ہو۔ رقص و سرود کی محفلیں جمیں۔ بچرز کی بے حیائی کی ہوا چلے۔ ریڈیو کے فحش گانے رجال اور اناث کو مست کریں دخترِ رز کھلے بندوں آزاد پھرے۔ بنت العنب سے سربازار معاشقہ ہو۔ اخلاق کی حدیں ٹوٹیں۔ نفس کی بنے۔ اور اخلاقیات کی بنا اکھڑے یبل اسلام کا ہو۔ اور مال خواہش کا۔

تو با زمانہ بستیز افسوس زمانے نے آج ایسے مولوی بھی پیدا کر لئے ہیں۔ جو اسلام کو زمانے (نفس) کے تقاضوں کے مطابق بنانے کے درپے ہو گئے ہیں۔ رحمت عالمؐ کے ارشادات سے بے نیاز ہو کر قرآن کو پاژند بنا دینے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اَیَاتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے من مانے معنی اور نفس (زمانے) کے تقاضے کے مطابق تفسیر گھڑ رہے ہیں۔ اور ایک چیپ اسلام یا دین کا سستا ایڈیشن مارکیٹ میں لے آئے ہیں۔ حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ ۔ (مشکوٰۃ)

تم میں کوئی (پورا) مومن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش (کے تقاضوں) کو میری لائی چیز — (شریعت، کتاب و سنت) کے تابع نہ کر دے۔

معلوم ہوا۔ کہ اپنی تمام خواہشات اور زمانے کے تقاضوں کو اسلام کے تابع فرمان کر دینے کا حکم ہے۔ خدا جزائے خیر دے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا اچھا فرمایا ہے۔ ؎

ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ ستیز

اگر زمانہ تیرے موافق نہیں ہوتا — تو تو زمانے سے جنگ کر! مطلب یہ کہ زمانہ اگر اسلام سے موافقت نہیں کرتا۔ تو اے مسلمان! تو اسلام کو زمانہ میں مدغم نہ کر دے۔ دین کو زمانے کے تقاضوں پر قربان نہ کر۔ بلکہ تو اسلام کے کاز (CAUSE) احکام و اوامر کو زمانے پر برپا کرنے کی خاطر زمانے سے نبرد آزما ہو۔ زمانے سے لڑ۔ یہاں تک کہ زمانہ اسلام کے تقاضوں کے مطابق ہو جائے۔ اور اگر زمانہ اسلام کے تابع فرمان نہ ہو۔ تو تو "با زمانہ ستیز" کے ... میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دے۔ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو زمانے کا تابع نہ بنا۔ ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا جاں رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

زکوٰۃ کے مصارف

قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کئے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ (پ ۱۰ع ۱۴)

سوائے اس کے نہیں کہ خیرات (زکوٰۃ) واسطے فقیروں کے ہے اور محتاجوں کے، اور ان کارکنوں کے جو (مال) خیرات تحصیل کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے جن کے دلوں کی تالیف منظور ہے۔ اور گردنوں (کے چھڑانے) میں اور (واسطے) قرضداروں کے اور خدا کی راہ میں، اور مسافروں (کے زادِ راہ) میں (یہ حقوق) اللہ کے ٹھہرائے ہوئے (ہیں) اور اللہ جاننے والا صاحب تدبیر ہے!

(۱) فقیر:۔ محتاج، تنگدست، جس کے پاس کھانے کو نہ ہو۔ مستحق زکوٰۃ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) مسکین :- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت انورؐ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے۔ جس کو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کی حرص لوگوں کے پاس لئے پھرتی ہے۔ بلکہ مسکین وہ ہے کہ اس کو بقدر ضرورت مال نہ مل سکے۔ نہ تو لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو۔ کہ کوئی اس کو خیرات دے۔ اور نہ وہ خود (شرمساری کے سبب) لوگوں سے سوال کرے۔ (بخاری شریف)

(۳) عاملین :- زکوٰۃ تحصیل کرنے والے۔

(۴) تالیف القلوب :- نومسلم وغیرہ جن کے دل ابھی اسلام پر پکے نہیں ہوئے ہیں۔ ان کی تالیف قلوب کے لئے خرچ کریں۔

(۵) غلام آزاد کرائیں۔

(۶) قرضداروں کو قرض سے نجات دلائیں۔

(۷) فی سبیل اللہ :- اور بیچ راہ اللہ کے کر سپاہیوں کو دیں۔ تا ہتھیار درست کریں۔ یا پُل بنانا یا سرا بنانا۔ (موضح القرآن)

یہ مد "فی سبیل اللہ" عام اور وسیع ہے۔ جس سے مراد جہاد ہے۔ اس کے علاوہ پُل بنانا۔ سرا بنانا۔ مذہبی مدرسے، یتیم خانے نادار طلبہ۔ سیاسی اور ملی ضرورتیں۔ تبلیغ دین، اسلام کی نشر و اشاعت وغیرہ سب اللہ کی راہ ہے۔

(۸) مسافر :- جو اپنے مال سے جدا ہے۔ سفر میں آکر محتاج ہوگیا ہے۔

ملاحظہ :- یہ ہیں مالِ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف جو قرآن نے بیان کئے ہیں۔ ان میں سے جہاں جہاں آپ چاہیں۔ خرچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ اور غور کریں۔ کہ کیا انکم ٹیکس کا روپیہ زکوٰۃ کے ان مصارف پر خرچ ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر انکم ٹیکس دینے سے کس طرح زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے؟ مسلمانوں کو چاہیئے۔۔کہ وہ دینیات کے ہر امر میں اطاعت رسولؐ کو مدنظر رکھیں۔ تمام دینی کاموں کو حضرت انورؐ کی سنت کے مطابق سرانجام دیں۔ کہ خدا کی وحی سے آپ ہی سب راستوں سے واقف ہیں۔

سے

وہ دانائے سبل، ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

18516
مزمل احسن
عطیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ